بسم اللہ الرحمن الرحیم ○
چیدہ چیدہ
مرتبہ
محمد یونس قادری
0302-3359863
جامع مسجد بابا حیدر شاہ۔محلہ الھیار۔ٹنڈو آدم۔ضلع سانگھڑ۔سندھ۔پاکستان۔68050

فہرست

بسم اللہ الرحمن الرحیم o

پیش لفظ

تمام تعریفیں مالک کائنات کے لیے ہیں اور لاتعداد درود وسلام رحمۃ اللعالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے، جن کی شفاعت ہی ہماری نجات کا ذریعہ ہے۔

راقم نے ۲۷ اپریل ۲۰۱۸ء بروز جمعۃ المبارک کو Nafees نامی WhatsApp گروپ بنایا، جس میں بعض احباب نے بہت اچھی اچھی تحریریں بھیجیں جو کہ مخلوق خدا کی نفع رسانی کے لیے تھیں۔

"چیدہ چیدہ" انہیں تحریروں کے مجموعہ کا نام ہے جو کہ گروپ کے مقصد کو پورا کرتی ہیں۔

اللہ تعالیٰ ان تمام احباب کو جزائے خیر عطا فرمائے اور دارین کی کامیابیاں بھی۔ آمین بحرمت سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔

احقر

محمد یونس قادری عفا اللہ عنہٗ

Mob:+923023359863

E-mail:qadriTDM@gmail.com

مؤرخہ: جمعرات/23 مئی 2019

ا۔۔آخر آپ کیسے گزارا کر لیتے ہو؟

لو بھلا بتاؤ۔۔۔گھر میں برکت ہو، تو کیسے ہو؟ ابا دکان پر کھڑے۔۔۔کُوپیکس کیڑے مار پاؤڈر کو گھورتے ہوئے بڑبڑا رہے تھے۔ ارے۔۔۔شاہ صاحب۔۔۔! بہترین دوا ہے یہ۔۔۔منٹوں میں چیونٹیاں مر جاتی ہیں اس سے۔دکاندار نے ابا سے کہتے ہوئے ماڈرن خاتون کی جانب پریشانی سے دیکھا، جو ابا کے اس جملے پر چونک گئی تھیں اور ان کو وضاحت طلب نگاہوں سے دیکھ رہی تھیں۔ٹھیک ہے بھائی۔۔۔تم ایسا کہہ سکتے ہو، تمہاری دکانداری کا معاملہ ہے۔۔۔مگر گھر میں آئی چیونٹیوں کو بھگانے کے لئے یہ طریقہ ٹھیک نہیں۔ابا اپنی بات پر قائم تھے۔

یہ 1986ء کی بات ہے۔۔۔ میں کچھ دیر پہلے ہی مہینے بھر کی گراسری کے لئے ابا کے ساتھ دکان پر آیا تھا، ہم ہمیشہ اسی دکان سے سودا لیا کرتے تھے۔آج بھی جب ہم دکان پر پہنچے اور سودا لینے لگے تو اُسی دم وہ ماڈرن خاتون اپنے کاندھے پر دوپٹہ ٹھیک کرتی ہوئی کاؤنٹر پر آ پہنچیں۔ستار بھائی۔۔۔وہ چیونٹیاں مارنے والا پاؤڈر ہے؟ انہوں نے آتے ہی دکاندار سے سوال کیا تھا، جو اسوقت ہمارے لئے کالی مرچ تول رہا تھا۔جی باجی۔۔۔ابھی لایا۔وہ ہماری کالی مرچوں کو چھوڑ کر اندرونی حصے میں چلا گیا اور کچھ دیر بعد کوپیکس پاؤڈر کے گول ڈبے کو جھاڑتا ہوا لے آیا۔یہ کیا ہے؟

ابا کے ماتھے پر بل آ گئے۔ارے۔۔۔شاہ صاحب۔۔۔یہ بڑا بہترین پاؤڈر ہے، چیونٹیوں کو مارنے کے لئے۔۔۔منٹوں میں چیونٹیوں کا خاتمہ کر دیتا ہے۔۔۔اور یہ انسانی صحت کے لئے مضر بھی نہیں۔۔۔میں تو اپنی پوری دکان میں یہی استعمال کرتا ہوں۔ابا کے استفسار پر ستار بھائی کی آنکھوں میں پاؤڈر والوں کا کمیشن لہرانے لگا۔ہاں۔۔۔وہ تو ٹھیک ہے۔۔۔مگر چیونٹیوں کو کون مارتا ہے بھلا؟ آخر وہ کسی کا کیا بگاڑتی ہیں؟ ابا نے حیرانی سے خاتون کی جانب دیکھتے ہوئے سوال کیا۔تو کیا کروں انکل؟ میں تو پریشان ہو گئی ہوں ان چیونٹیوں سے۔۔۔بچوں والا گھر ہے میرا۔۔۔شوہر سے کہا تو انہوں نے بھی جھاڑ پلا دی۔۔۔کہنے لگے امی کی زندگی میں تو کبھی ہمیں چیونٹیوں نے پریشان نہیں کیا۔۔۔کیونکہ وہ گھر کو بالکل صاف رکھا کرتی تھیں۔

اب آپ ہی بتائیں۔۔۔آپ کو کیا لگتا ہے؟ کیا میں گھر کی صفائی نہیں کرتی ہونگی؟ کیا میں آپ کو ایسی پھوہڑ دکھائی دیتی ہوں؟ خاتون نے نہ صرف اپنا دکھڑا رونا شروع کر دیا، بلکہ ابا سے سوالات بھی کرنا شروع کر دئے۔اور ابا جو ان سوالات کے لئے بالکل تیار نہ تھے، ایکدم پریشان ہو گئے۔نہیں بیٹا۔۔۔میں تو بس یہ کہہ رہا ہوں کہ۔۔۔چیونٹیوں سے نجات کے لئے تم ایک مٹھی آٹا ڈال دیا کرو۔۔۔یہ بیچاری ننھی مخلوق تو صرف رزق کے لئے باہر آتی ہے۔۔۔اور بس۔۔۔! ابا کے لہجے میں زمانے بھر کی شفقت دیکھ کر، خاتون نے غیر محسوس انداز میں دوپٹہ سر پر لے لیا۔جی جی انکل۔۔۔مگر کیا اس سے چیونٹیوں سے چھٹکارہ مل جائے گا؟

وہ اب بھی غیر یقینی انداز میں ابا سے پوچھ رہی تھیں۔کیوں نہیں بیٹا۔۔۔پرانے زمانے سے یہی رواج چلا آ رہا ہے۔۔۔اِدھر گھر میں چیونٹیاں نظر آئیں، اور اُدھر بڑی بوڑھیوں نے مٹھی بھر آٹا کونوں میں ڈال دیا۔۔۔چیونٹیوں سے بھی نجات۔۔۔اور صدقے کی نیکی مفت میں۔ ابا ہنسنے لگے تو خاتون کے چہرے پر بھی مسکراہٹ آ گئی۔چلیں میں بھی پھر۔۔۔آٹا۔۔۔ہی ٹرائے کرتی ہوں۔وہ کچھ سوچتے ہوئے کوپیکس پاؤڈر وہیں کاؤنٹر پر رکھ کر واپسی کے لئے مڑ گئیں۔اور ستار بھائی نے ابا کو خشمگیں نگاہوں سے دیکھتے ہوئے کالی مرچوں کو تولنا شروع کر دیا۔

ابّا۔۔تم نے ستار بھائی کی دکانداری خراب کر دی ۔ واپسی پر میں نے ابّا سے ہنستے ہوئے کہا۔نہیں بیٹا۔۔۔ یہ بات نہیں۔۔۔ ہمارے گھروں سے برکتیں اسی لئے اٹھ گئی ہیں ۔۔۔لوگ اللّٰہ کی مخلوق کا خیال رکھنا بھول چکے ہیں ۔۔۔ پہلے کسی گھر کے سامنے کُتا بھی آ کر بیٹھ جاتا تھا،تو گھر کی خواتین اسکے سامنے بھی کچھ نہ کچھ بچا کھچا سالن روٹی رکھ دیا کرتی تھیں ۔۔۔مگر اب ایسا نہیں ہوتا،کیونکہ اب ۔۔۔روٹیاں بھی گن کر پکائی جاتی ہیں ۔۔۔برکتیں کہاں سے آئیں گی پھر؟ ۔۔۔اس قوم پر بم نہ گریں ۔۔۔زلزلے نہ آئیں ۔۔۔سیلاب نہ آئیں ۔۔۔ تو اور کیا ہو؟

ابّا تاسف کے اظہار کے ساتھ ساتھ مجھے آسان زندگی کے گُر سمجھانے کی کوشش بھی کر رہے تھے ۔عرصہ گذر گیا۔۔۔میں بھی اس واقعے کو بھول گیا۔پھر ایک دن بڑے بھائی جان کے ہاں جانا ہوا۔ابھی ڈور بیل بجانے ہی لگا تھا کہ،چڑیوں کے جُھنڈ کے اڑنے کی زوردار آواز کانوں میں پڑی ،چونک کر اوپر دیکھا تو پتہ چلا کہ مین گیٹ کے دونوں جانب مٹّی کے کُونڈے رکھے تھے،اوران کُونڈوں سے چند لمحے قبل یقیناً وہ چڑیاں دانہ چگ رہی تھیں ۔۔۔اور اب میری آمد سے ڈر کر اانہوں نے اڑان بھری تھی ۔مگر ابھی بھی ۔۔۔وہ اڑ کر دور نہیں گئیں تھیں ۔۔۔بلکہ اوپری مُنڈیر پر اِدھر اُدھر پھدک کر میرے جانے کا انتظار کر رہی تھیں ۔بھتیجی نے دروازہ کھولا تو میں اندر داخل ہو گیا۔ یہ کیا؟۔۔۔اتنی ساری چڑیاں۔۔۔؟ میں نے سلام کے بعد خوشگوار حیرت سے بھابھی سے پوچھا۔جو کچن کی کھڑکی سے کھانا پکاتے ہوئے مجھے دیکھ کر مسکرا رہی تھیں ۔تمہارے بھائی جان نے رکھے ہیں یہ کُونڈے لا کر۔۔۔ چڑیوں کے دانے کے لئے ۔وہ معنی خیز انداز میں بڑی بھتیجی کو دیکھ کر مسکرائیں تو مجھے اچنبھا سا محسوس ہوا۔شام کو بھائی جان آئے تو مجھ سے رہا نہ گیا۔بھائی جان ۔۔۔ یہ چڑیوں کے لئے دانہ رکھنے کی کوئی خاص وجہ ہے کیا؟ نہیں بس۔۔۔ایسے ہی ۔۔۔اچھا ہوتا ہے ۔۔۔صدقہ دیتے رہنا چاہئے ۔بھائی جان نے آہستہ سے سمجھایا۔۔۔ یہ بہت ضروری ہوتا ہے ۔۔۔خصوصًا جس گھر میں بیٹیاں ہوں ۔۔۔

پھر بتانے لگے کہ کسی بزرگ کے پاس ایک شخص نے آ کر بتایا کہ وہ غریب آدمی ہے اور پریشان ہے کہ اپنی جوان بیٹیوں کی شادی کس طرح کر پائے گا،کیونکہ غربت کی وجہ سے کوئی اسکی بیٹیوں سے شادی کرنے کو تیار نہیں ۔ بزرگ نے مشورہ دیا کہ ۔۔۔روز دوسو بھوکوں کو کھانا کھلاؤ۔۔۔تمہارا مسئلہ حل ہو جائے گا۔غریب آدمی مارے احترام کے بزرگ کو تو کچھ نہ بول پایا،البتہ آستانے سے باہر آ کر زاروقطار رونے لگا۔ پاس سے گذرتے کسی دانا نے پوچھا روتے کیوں ہو؟ غریب نے جواب دیا۔۔۔غربت نے پہلے ہی مار مار کر ادھموا کیا ہوا ہے ۔۔۔اور سرکار نے فرمایا ہے کہ۔۔۔روز دوسو بھوکوں کو کھانا کھلاؤ۔۔۔تب بیٹیوں کی شادی ممکن ہو گی ۔

دانا آدمی مسکرا کر بولا بھلے آدمی ۔۔۔بھوکا کیا صرف انسان ہوتا ہے؟ اللّٰہ کی مخلوق ۔۔۔چھوٹی ہو یا بڑی ۔۔۔بھوک تو سب کو ستاتی ہے ۔۔۔اگر تم ایک مٹھی آٹا بھی چیونٹیوں کو ڈال دو گے تو سمجھو تمہارا صدقہ ہو گیا۔دانا آدمی تو یہ کہہ کر اپنی راہ چل دیا۔۔۔اور غریب اپنی ناقص عقل پر ہنستے ہوئے اپنے گھر کو چلا۔کچھ عرصے بعد ہی صدقے کی برکات سے نہ صرف وہ اپنی بیٹیوں کے فرائض سے سبکدوش ہوا بلکہ گھر میں بھی خوشحالی آ گئی ۔بھائی جان جس وقت یہ واقعہ ہم کو سنا رہے تھے ۔۔۔ مجھے ابا کی مٹھی بھر آٹے والی بات یاد آ رہی تھی ۔میں نے آنے والے دنوں میں دیکھا کہ بھائی جان نے اپنی چاروں بیٹیوں کی شادیاں ان کی صحیح عمر میں ۔۔۔ بالکل درست موقعے پر کر دیں ۔

شاید اسی لئے ۔۔۔جب میں نے اپنا گھر لیا تو سب سے پہلے اپنے دروازے کے پاس چڑیوں کے لئے دانہ رکھ دیا۔کئی بار گھر بدلا۔۔۔

ہر بار یہ چڑیاں، کبوتر اور کوّے میرے رزق کی آسانیوں کا سبب بنتے رہے۔ بیماریاں بھی آئیں۔۔۔ پریشانیوں نے بھی گھیرا تنگ کرنے کی کوشش کی۔۔۔ مگر ہمیشہ یہ پرندے مجھے آسرا دیتے رہے۔۔۔ اِنّ مَعَ العُسرِ یُسرَا۔۔۔ کے معنی سمجھاتے رہے۔۔۔ اللہ رب العزت کی بڑائی کا یقین دلاتے رہے۔ الحمداللہ۔۔۔ ثُمّ الحمداللہ۔۔۔ میں نے آج تک اپنے بچوں کا بہتا خون نہیں دیکھا۔۔۔ انہیں کسی تکلیف سے تڑپتے نہیں دیکھا۔ ایک وقت ایسا بھی آیا جب میرے گھر کا سب سے بڑا مسئلہ یہ تھا کہ۔۔۔ ہماری مرغی کُڑک ہوجانے کے باوجود انڈوں پر کیوں نہیں بیٹھ رہی ہے۔۔۔ اور یہ وہ دور تھا۔۔۔ جب میرا گھر کبوتروں والا گھر کے نام سے مشہور ہو چکا تھا۔ یقین مانئیے۔۔۔ کہ یہ تمام باتیں اس لئے نہیں لکھی ہیں کہ نعوذ باللہ۔۔۔ میں اپنی نیکیوں کا پرچار کرنا چاہتا تھا۔۔۔ بلکہ میں اس راز کو کھول کر بیان کرنا چاہتا ہوں جو سوال کی صورت میں مجھ سے اکثر کیا جاتا ہے کہ۔۔۔ آخر کیسے گذارا کر لیتے ہو؟۔۔۔ ہم سے تو نہیں ہوتا۔ میں نے اپنی زندگی کو اسی ننھی مخلوق کی خدمت کر کے آسان بنایا ہے۔ تمام بڑائیاں اس رب کے لئے جس نے مجھے اس قابل بنایا کہ میں یہ کر سکوں۔ اللّٰہ ہم سب کو صدقات کی توفیق دے۔ آمین

(جناب عبداللہ تھیم صاحب)

۲۔۔۔ تبدیلی ہم سے ہے

ایک ایماندار شخص کو بادشاہ بنا کر تخت پر بٹھا دیا گیا۔ نئے بادشاہ نے فوری طور پر اصلاحات شروع کر دیں۔ اس کے امیر وزیر بھی مشورے دینے میں پیش پیش تھے۔ کچھ درباریوں کا خیال تھا کہ بادشاہ کو ایماندار پا کر سب خودبخود ہی ٹھیک ہو جائیں گے اور کرپشن سے توبہ کریں گے۔ کچھ کا خیال تھا کہ پردیسی بھی اس کرپشن فری اور میرٹ پرور ماحول کو دیکھ کر اپنی مال دولت لے کر ادھر آجائیں گے۔ ہر طرف فرط و انبساط کا سماں تھا اور ہر شخص اس سرور میں تھا کہ بس اب ہمارا ملک نمبر ون بننے والا ہے۔ اچانک بادشاہ کی نظر دور کونے میں بیٹھے ایک بزرگ پر پڑی جو اداس سی شکل نکالے سب کو مایوس نگاہوں سے تک رہا تھا۔

بادشاہ نے فوراً ان باباجی سے پوچھا کہ اے بزرگ، کیا آپ کو یقین نہیں ہے کہ ایک ایماندار بادشاہ کے تخت پر بیٹھتے ہی سب کرپٹ لوگ بھی خدا خوفی کرنے لگیں گے اور کرپشن کو خیر باد کہیں گے؟ بزرگ نے جان کی امان پائی اور عرض کیا "بادشاہ سلامت، مجھے آپ پر تو اعتبار ہے مگر میں جن عوام میں اپنی عمر گزار چکا ہوں، ان پر بھی اعتبار ہے کہ وہ ویسے ہی رہیں گے جیسے ہیں"۔ بادشاہ کو یقین نہ آیا۔ بزرگ نے کہا کہ ایسا کریں کہ حکم جاری کریں کہ شاہی محل کا تالاب خالی کیا جائے اور آج رات ہر شہری ایک ایک لوٹا دودھ کا اس میں ڈال جائے تاکہ صبح اس کی کھیر بنا کر انقلاب کی خوشی میں شہر بھر کا منہ میٹھا کیا جائے۔

بادشاہ کو اس کی حکمت تو سمجھ تو نہیں آئی بہرحال بزرگ کا دل رکھنے کو شاہی فرمان جاری کر دیا گیا۔ رات ڈھلتے ہی قصر شاہی کے سامنے عوام کی طویل قطاریں لگ گئیں جو محل کے پائیں باغ میں داخل ہوتے اور اپنا اپنا لوٹا تالاب میں انڈیل کر دوسرے دروازے سے باہر نکل جاتے۔ گھپ اندھیرے کے باوجود عوام کا ایسا جوش و خروش دیکھ کر بادشاہ بہت خوش ہوا مگر وہ بزرگ بدستور اداس بیٹھے رہے۔ صبح سویرے بادشاہ اپنے نائبوں اور ان بزرگ کو لے کر تالاب کی سمت چلا تاکہ وہیں دیگیں چڑھا کر کھیر پکائی جائے۔ تالاب پر پہنچ کر بادشاہ نے لہروں میں اپنا عکس دیکھا اور حیران ہو کر بولا "یہ دودھ اتنا صاف شفاف کیوں ہے؟" اداس صورت بزرگ نے جواب دیا "بادشاہ سلامت،

آپ نے تالاب بھرنے کو جتنے لوٹے طلب کیے تھے وہ سب آپ کو پر جانے دے دیے۔مگر ہر ایک نے یہی سوچا کہ باقی سب دودھ ڈال رہے ہیں تو ایک میرے پانی ڈالنے سے کسی کو کیا پتہ چلے گا؟ یوں ہر ایک نے ایمانداری کو دوسروں پر چھوڑتے ہوئے خود تھوڑی سی کرپشن کرنے کا فیصلہ کرلیا۔ایک شخص نے بھی دودھ کا لوٹا نہیں ڈالا۔آپ پہلے لوگوں کو ایماندار کرنے کی طرف توجہ دیں،ورنہ آپ کو جو لوٹے نصیب ہوں گے ان میں دودھ نہیں پانی ہی ملے گا"۔

بادشاہ ان اداس صورت بزرگ کی حکمت سے بہت متاثر ہوا۔فوراً نائیوں کو حکم دیا کہ ان بزرگ کو تالاب میں دھکا دے دو ورنہ یہ قوم کا مورال ڈاؤن کر دیں گے،اور ڈھنڈورچیوں سے اعلان کروا دیا کہ دودھ جلنے کی وجہ سے کھیر نہیں پکی ہے اس لئے پڑوسی سلطنت کے حلوائی سے مٹھائی ادھار منگوا کر اسے ہی عوام میں تقسیم کیا جائے گا تاکہ انقلاب کا جشن منایا جاسکے۔

نتیجہ: ڈھاک کے تین پات،یعنی لوٹے کرپٹ ہوں تو ایماندار بادشاہ کا بس نہیں چل سکتا۔تبدیلی ہم سے ہے بادشاہ ایماندار آنے سے خوش نہ ہوں اپنے آپ کو بدلیں۔ (جناب زاہد علی صاحب)

۳۔۔۔عشق حقیقی اور عشق مجازی کا فرق

میں نے ایک درویش سے سوال کیا گیا کہ عشق حقیقی اور عشق مجازی میں کیا واضح فرق ہے۔دونوں عشق ہی تو ہیں اور دونوں میں چاہا جانا ہی تو شرط ہے؟ درویش مسکرایا اور مٹی کے گھڑے سے ٹھنڈے پانی کا پیالہ نکال کر مجھے تھماتے ہوئے کہنے لگا: بھولے شاہ! عشق حقیقی اور عشق مجازی میں اتنا ہی فرق ہے جتنا زمین اور آسمان کے درمیان ہے۔عشق مجازی کیا ہے۔تم کسی انسان کے عشق میں پاگل ہوئے جاتے ہو۔چلو ہو گیا عشق،اب کیا ہوگا۔کوئی تمہارے محبوب کی طرف دیکھے تو برا لگے گا۔کوئی اس کا عاشق بنے تو اسے قتل کرنے پر تل جاوگے،کوئی اس سے محبت کی باتیں کرے تو اس داستان گو سے نفرت کرنے لگو گے۔عشق مجازی رقیب سے نفرت سکھانے لگتا ہے۔

عشق حقیقی میں ایسا نہیں ہوتا،یہ تو سراپا عشق ہے۔عشق حقیقی میں رقیب سے بھی محبت ہونے لگتی ہے۔محبوب کا ذکر کرنے والے کو تلاش کیا جانے لگتا ہے۔محبوب کے عاشق سے بھی عقیدت ہو جاتی ہے۔عشق مجازی رقیب سے نفرت کا جذبہ ابھارتا ہے لیکن عشق حقیقی رقیب سے قربت پیدا کرتا ہے۔درویشوں کی محفل میں سبھی رقیب ہی تو ہوتے ہیں۔ایک محبوب اور باقی سب عاشق ایک ہی محفل میں ہوں اور ہاتھ چومتے جائیں۔کوئی ایک داستان گو محبوب کا ذکر چھیڑے،اس سے اپنی والہانہ محبت کا اظہار کرے تو باقی سب سر دھنے لگتے ہیں۔عشق حقیقی محبوب سے جڑی ہر چیز میں محبوب دکھلانے لگتا ہے۔عشق مجازی میں محبوب سے جڑی چیزیں رکاوٹ معلوم ہونے لگتی ہیں۔عشق مجازی میں محبوب سنگ دل ہے، اکڑتا ہے،ادائیں دکھاتا ہے،ناز نخرے اٹھواتا ہے اور اکثر چھوڑ جاتا ہے یہاں بر ہنگی کا سایہ ملتا ہے۔عشق حقیقی میں محبوب لپکتا ہے،قریب آتا ہے اور چاہت میں ماں کی مامتا کو بھی کہیں پیچھے چھوڑ جاتا ہے۔اتنا سا فلسفہ ہے اور بس۔ (جناب قربان علی ملک)

۴۔۔۔تعلیم

بغداد کے ایک خلیفہ کو اپنے بیٹے کی شادی کرنا تھی...انہوں نے پورے شہر میں اعلان کروا دیا کہ جس گھر میں جوان لڑکی ہے اور قرآن کی حافظہ ہے...وہ اپنے گھر کی کھڑکی میں رات کو ایک شمع روشن کر دے...اس رات پورے شہر کی کھڑکیوں میں شمعیں روشن تھیں...

ان کے لیے فیصلہ کرنا مشکل ہوگیا...اگلے دن اعلان کروایا کہ جس گھر میں موجود لڑکی حافظ قرآن ہونے کے ساتھ ساتھ موطا امام مالک کی بھی حافظہ ہے...وہ رات کو اپنے گھر کی کھڑکی میں شمع روشن کرے...اور اس رات بھی آدھے سے زیادہ شہر کی کھڑکیوں پہ شمعیں روشن تھیں...کتنا حسین منظر ہوگا...ہر گھر میں کھڑکی پہ روشن شمع صرف روشنی کی نوید نہیں سنا رہی تھیں بلکہ بتا رہی تھیں کہ اسلام کا مستقبل بھی بہت روشن ہے۔

وہ شمعیں اس بات کی نوید تھیں کہ ایک بہترین نسل کو پروان چڑھانے کے لیے مناسب اور بہترین تعلیم دی جا چکی ہے...ان تمام جلنے والی روشنیوں کے لرزتے شعلوں میں ایک مضبوط اسلامی معاشرے کی جھلک نمایاں ہو رہی تھی...آج اگر ایسا اعلان کر دیا جائے تو بہت کم گھروں میں شمع روشن ہوگی اور اگر دوسرے اعلان والی شرط ساتھ رکھ دی جائے تو یقیناً پورا شہر ہی تاریک پڑا ہوگا... پتا ہے ایسا کیوں ہوا ہے...کیونکہ آج ہمیں فضول اور بے بنیاد تعلیم کے چکروں میں پھنسا دیا گیا ہے...آج کی عورت کو مرد کے شانہ بشانہ کھڑے ہونے کے خواب دکھا کر اسے حساب کتاب کے بھنور میں دھنسا دیا گیا ہے...آج کی عورت کو ایک مضبوط کردار کی حامل نسل کی تربیت اور ایک اسلامی معاشرے کی بنیاد میں اہم کردار ادا کرنے جیسے اہم مقاصد سے بھٹکا دیا گیا ہے...آج کی عورت کو ٹی وی پہ بیٹھ کے مارننگ شوز میں فضول عنوانات پہ مباحث اور فضول اور بے مقصد کاموں کی طرف اپنی ہی جیسی عورتوں کو راغب کرنے پر لگا دیا گیا ہے...آج کی عورت کو انعامی مقابلوں میں چھینا جھپٹی کر کے دو ٹکے کے تحفے حاصل کرنے پر لگا دیا گیا ہے...آج کی عورت نے بھٹکنا پسند کیا تو اسے بھٹکا دیا گیا ہے..!

(جناب عمران مظہر صاحب)

۵۔۔۔فکرمند چیز

میں میٹرو میں سفر کر رہا تھا۔ایک عورت کتاب پڑھ رہی تھیں سامنے بیٹھا اس کا چھوٹا بچہ بھی کتاب پڑھ رہا تھا تبھی میرے بازو میں کھڑے ایک شریف آدمی نے عورت سے پوچھا آپ نے اسمارٹ فون کی جگہ بچے کے ہاتھ میں کتاب کیسے دے دی...جبکہ آج کل بچوں کو ہر وقت اسمارٹ فون کی ضرورت ہوتی ہے۔اس خاتون کے جواب کو سننے کے بعد، میں سوچ میں پڑ گیا بچے ہماری کہاں سنتے ہیں، وہ تو ہمیں نقل کرتے ہیں۔

(جناب عبداللہ تھیم صاحب)

۶۔۔۔تعلقات میں بہتری کا سبب

اس تحریر کا دن میں کم از کم ایک بار پڑھنا ھم سب کی معاشرتی زندگی کے لئے بے حد سود مند ثابت ہوسکتا ہے۔۔تحریر ملاحظہ ہو۔۔انڈیا کے سابق صدر ابوالکلام اپنے بچپن کا واقعہ بیان کرتے ہیں کہ ان کی والدہ ملازمت بھی کرتی تھیں اور گھر کا کام کاج بھی وہی کرتی تھیں۔ایک رات کھانے کے وقت انہوں نے سالن اور جلی ہوئی روٹی میرے والد کے آگے رکھی۔میں والد کے ردعمل کا انتظار کرتا رہا کہ شاید وہ غصہ کا اظہار کریں مگر انہوں نے انتہائی سکون سے کھانا کھایا اور پھر مجھ سے دریافت کیا کہ آج سکول میں میرا دن کیسا گزرا۔مجھے یاد نہیں کہ میں نے کیا جواب دیا لیکن اسی اثنا میں میری والدہ نے روٹی جل جانے کی معذرت کی۔مگر میرے والد نے کہا کہ ان کو یہ روٹی کھا کر لطف آیا۔

اسی رات اپنے والد کو شب بخیر کہنے میں ان کے کمرے میں گیا تو ان سے سوال کیا کہ کیا واقعی انہیں جلی روٹی کھا کر لطف آیا؟ انہوں نے پیار سے مجھے اپنے بازؤں میں بھر لیا اور جواب دیا کہ تمہاری والدہ نے ایک پر مشقت دن گزارا اور پھر تھکنے کے باوجود گھر آ کر ہمارے

لئے کھانا بھی تیار کیا۔۔۔۔ایک جلی ہوئی روٹی کچھ نقصان نہیں پہنچاتی مگر تلخ ردعمل اور بدزبانی جذبات کو مجروح کرتی ہے۔میرے بچے! زندگی بے شمار ناپسندیدہ اشیا اور شخصیات سے بھری ہوئی ہے۔میں بھی کوئی بہترین یا مکمل انسان نہیں ہوں اور یہ سمجھتا ہوں کہ ہمارے اردگرد لوگ اور عزیز واقربا بھی غلطی کرسکتے ہیں۔لہذا ایک دوسرے کی غلطیوں کو درگزر کرنا، رشتوں کو بخوبی نبھانا اعلیٰ ظرفی کا مظاہرہ کرنا ہی تعلقات میں بہتری کا سبب بنتا ہے۔زندگی اتنی مختصر ہے کہ اس میں معذرت اور پچھتاووں کی کوئی گنجائش نہیں ہونی چاہئے۔(جناب صالح خان صاحب)

۷۔۔۔خواب

ایک بادشاہ بازار سے گزرا، وہاں ایک چودھری 2 روپے میں گدھا بیچ رہا تھا۔اگلے دن بادشاہ پھر وہاں سے گزرا، وہ پھر وہیں بیٹھا گدھا بیچ رہا تھا۔بادشاہ رک گیا اور اس سے پوچھا کہ گدھا کتنے کا ہے؟۔اس نے دیکھا کہ بادشاہ ہے، اس نے قیمت 50 روپے بتادی۔

بادشاہ بولا کل تو تم 2 روپے کا بیچ رہے تھے۔اب وہ گھبرا گیا اور گھبراہٹ میں اس نے کہہ دیا کہ اس پر بیٹھ کر آنکھیں بند کرو تو مدینہ کی زیارت ہوتی ہے، اسلیے اس کی قیمت زیادہ ہے۔بادشاہ نے وزیر کو کہا کہ بیٹھ کر دیکھو کچھ نظر آتا ہے کہ نہیں؟

وزیر بیٹھنے لگا، تو چودھری نے فوراً کہہ دیا کہ زیارت صرف نیک ایماندار اور پارساء کو ہوتی ہے۔اب وزیر بیٹھ گیا، اس نے آنکھیں بند کیں، کچھ بھی نظر نہ آیا، مگر اس نے سوچا کہ میں اگر کہوں گا کہ نظر نہیں آیا، تو سب کہیں گے کہ نیک ایماندار اور پرہیزگار نہیں ہے۔۔اس نے کہا کہ ماشاءاللہ مدینہ صاف نظر آرہا ہے۔

بادشاہ کو تجسس ہوا، اس نے کہا کہ میں خود بیٹھ کے دیکھوں گا۔اب بادشاہ بیٹھ گیا، اور بادشاہ کو کچھ بھی نظر نہ آیا۔اب اس نے سوچا کہ وزیر تو بچ گیا، اب اگر میں کہوں گا کہ نہیں نظر آتا، تو سب سمجھیں گے بادشاہ نیک اور پرہیزگار نہیں ہے۔اس نے کہا، ماشاءاللہ، سبحان اللہ، مجھے مکہ اور مدینہ دونوں نظر آرہے ہیں۔اور پھر اس کو گدھا بھی 50 روپے میں خریدنا پڑا۔

بالکل کچھ یہی صورتحال یہاں کی بھی ہے۔اچھی تبدیلی صرف ان کو ہی نظر آرہی، اور اپنا ہی لیڈر بھی مہنگا پڑ رہا ہے۔۔وہ ذہنی طور پر اب یہ سمجھ چکے ہیں کہ ہمارے لیڈر میں وہ خوبی ہی نہیں، جو وہ ہمیں کھڑے ہو کر بیان فرمایا کرتے تھے۔مگر اب صورت حال اس کے بلکل برعکس ہے، اور اب وہ یہ تبدیلی کی ہڈی نہ نگل سکتے ہیں، نا اہل؛ اور اب وہ لوگ یہ بتاتے پھر رہے ہیں کہ ہمارا لیڈر ہمیں مدینہ کی ریاست دکھائے گا۔ (جناب عبدالجبار صاحب)

۸۔۔۔آیت الکرسی

حضرت عبداللہ بن عوف فرماتے ہیں کہ ایک رات میں نے خواب میں دیکھا کہ قیامت بپا ہو چکی ہے مجھے حساب وکتاب کیلئے لایا گیا۔ میرا حساب بڑی آسانی سے ہوگیا. پھر مجھے جنت میں لایا گیا اور وہاں مجھے بہت سارے محل دکھائے گئے، مجھے کہتے ہیں اس محل کے دروازوں کو شمار کرو، میں نے شمار کیے تو 50 دروازے تھے. پھر کہتے ہیں: اس محل کے گھروں کو شمار کرو تو وہ 175 گھر تھے، وہ گھر میری ملکیت میں دے دیے گئے، مجھے انتہائی خوشی ہوئی جیسے ہی میری آنکھ کھلی تو خدا کا شکرادا کیا۔

صبح ہوتے ہی ابن سیرین کے پاس گیا اور اپنے خواب کو بیان کیا.انہوں نے کہا یقینا آپ آیت الکرسی کی زیادہ تلاوت کرتے ہیں۔

میں نے کہاجی ہاں،اسی طرح ہے،لیکن آپ کو کیسے پتہ چلا؟ کہتے ہیں کہ اس لیے کہ اس آیت کے 50 کلمے اور 175 حروف ہیں،میں نے انکے حافظے کی تیزی پہ تعجب کیا،پھر مجھے کہتے ہیں جو شخص بھی آیت الکرسی کی زیادہ تلاوت کرے موت کی سختی اس پر آسان ہوجاتی ہے۔

1.آیت الکرسی آسمانی نور ہے۔2.آیت الکرسی عرشی خزانے کی ایک آیت ہے۔3.آیت الکرسی سفر میں سلامتی کا باعث بنتی ہے۔4.آیت الکرسی قرآن میں بلندترین مقام پر فائز ہے۔5.رسول ﷺ جب بھی بستر پہ جاتے تو آیت الکرسی کا ورد کرتے۔6.آیت الکرسی پڑھنے سے انسان ہر بلا و آفت سے محفوظ رہتا ہے۔7.برائے رفع فقر آیت الکرسی مؤثر ہے اور غیب سے اللہ کی مدد پہنچتی ہے۔8.ہر چیز آیت الکرسی میں ہے یعنی کرسی میں آسمانوں اور زمین کی گنجائش ہے۔9.تنہائی میں آیت الکرسی پڑھنے سے خوف دور ہوتا ہے اور اللہ کی جانب سے مدد ہوتی ہے۔10.آیت الکرسی کو مستحب نمازوں میں،ایام ہفتہ کے شب و روز میں،سفر میں،نماز تہجد میں اور میت کو دفن کرتے وقت پڑھیں۔11.سوتے وقت آیت الکرسی کو پڑھیں کیونکہ اسطرح خداوند کریم ایک فرشتے کی ڈیوٹی لگا دیتا ہے کہ صبح تک آپکی حفاظت کرے۔12.جب بھی آنکھ کا درد تو آیت الکرسی پڑھیں اور اس درد کا کسی کے سامنے اظہار نہ کریں انشاء اللہ آفاقہ ہوگا۔13.نبی ﷺ نے فرمایا: جس گھر میں آیت الکرسی پڑھی جائے ابلیس اس گھر سے دور رہتا ہے اور سحر و جادو سے بھی محفوظ رہتا ہے۔14.آیت الکرسی پایہ عرش الٰہی ہے اور اسکی تلاوت کا فائدہ یہ ہے کہ لوگ اللہ کے علاوہ کسی اور کی پرستش نہ کریں کسی دوسرے کے سامنے اپنا سر نہ جھکائیں۔

لوگوں کے اندر روح توحید پیدا ہو۔آیت الکرسی عقلوں کو بیدار اور حقیقی معبود کی پہچان کرواتی ہے۔15.وقت غروب 41 بار آیت الکرسی پڑھنے سے حاجت پوری ہوتی ہے (41 بار العلی العظیم تک پڑھیں یعنی ایک آیت) یہ عمل تجربہ شدہ ہے و برائے رفع ہم و غم،؛ شفائے مریض، درمان درد، رحمت خداوند اور آنکھوں کی نور کی زیادتی کیلئے ہمیشہ آیت الکرسی کی تلاوت کریں۔16.اگر مؤمن آیت الکرسی کو پڑھ کر اسکے ثواب کو مرحومین کو ہدیہ کردے تو خداوند ایک فرشتے کی ڈیوٹی لگا دیتا ہے کہ اسکی طرف سے تسبیح کرے۔17.آیت الکرسی کو لکھ کر کھیتوں یا دکان میں چھپا دیا جائے تو رزق میں برکت ہوگی۔18.نبی ﷺ سے نقل ہوا ہے کہ یہ آیت خدا کی تمام مخلوقات سے زیادہ باعظمت ہے۔19.چند چیزیں حافظے کو زیادہ کرتی ہیں ان میں ایک آیت الکرسی کی تلاوت ہے۔20.ہر رات آیت الکرسی پڑھیں تاکہ صبح تک امان خدا میں رہیں۔21.ہر صبح آیت الکرسی کو پڑھیں تاکہ رات تک امان خدا میں رہیں۔22.آیت الکرسی پڑھنے سے موت کے وقت جان کنی میں آسانی ہوتی ہے۔23.آیت الکرسی قرآن کی عظیم ترین آیت ہے۔24.برائے حفاظت مال و جان آیۃ الکرسی کو پڑھیں۔25.آیت الکرسی شرک کی بنیادوں کو ویران کردیتی ہے۔26.آیت الکرسی سورہ بقرہ کی سردار ہے۔

(جناب محمد ندیم ثاقب صاحب)

۹۔۔۔صحت

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے ایک بار اللہ تعالیٰ سے پوچھا ''یا باری تعالیٰ انسان آپ کی نعمتوں میں سے کوئی ایک نعمت مانگے تو کیا مانگے؟'' اللہ تعالیٰ نے فرمایا ''صحت''۔نبیِ کریم ﷺ سے حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے پوچھا اللہ سے مانگنے کی بہترین چیز کونسی ہے۔فرمایا عافیت۔دنیا کی،دین کی اور آخرت کی بھی،اھل کی بھی اور مال کی بھی میں نے یہ واقعہ پڑھا تو میں گنگ ہو کر رہ گیا'صحت اللہ تعالیٰ کا حقیقتاً بہت بڑا تحفہ ہے اور قدرت نے جتنی محبت اور منصوبہ بندی انسان کو صحت مند رکھنے کے لیے کی اتنی شاید پوری کائنات بنانے کے لیے نہیں

کی- ہمارے جسم کے اندر ایسے ایسے نظام موجود ہیں کہ ہم جب ان پر غور کرتے ہیں تو عقل حیران رہ جاتی ہے۔
ہم میں سے ہر شخص ساڑھے چار ہزار بیماریاں ساتھ لے کر پیدا ہوتا ہے۔ یہ بیماریاں ہر وقت سرگرم عمل رہتی ہیں' مگر ہماری قوت مدافعت' ہمارے جسم کے نظام ان کی ہلاکت آفرینیوں کو کنٹرول کرتے رہتے ہیں' مثلاً ہمارا منہ روزانہ ایسے جراثیم پیدا کرتا ہے جو ہمارے دل کو کمزور کر دیتے ہیں مگر ہم جب تیز چلتے ہیں' جاگنگ کرتے ہیں یا واک کرتے ہیں تو ہمارا منہ کھل جاتا ہے' ہم تیز تیز سانس لیتے ہیں' یہ تیز تیز سانسیں ان جراثیم کو مار دیتی ہیں اور یوں ہمارا دل ان جراثیموں سے بچ جاتا ہے' مثلاً دنیا کا پہلا بائی پاس مئی 1960ء میں ہوا مگر قدرت نے اس بائی پاس میں استعمال ہونے والی نالی لاکھوں' کروڑوں سال قبل ہماری پنڈلی میں رکھ دی' یہ نالی نہ ہوتی تو شاید دل کا بائی پاس ممکن نہ ہوتا' مثلاً گردوں کی ٹرانسپلانٹیشن 17 جون 1950ء میں شروع ہوئی مگر قدرت نے کروڑوں سال قبل ہمارے دو گردوں کے درمیان ایسی جگہ رکھ دی جہاں تیسرا گردہ فٹ ہو جاتا ہے' ہماری پسلیوں میں چند انتہائی چھوٹی چھوٹی ہڈیاں ہیں۔
یہ ہڈیاں ہمیشہ فالتو سمجھی جاتی تھیں مگر آج پتہ چلا دنیا میں چند ایسے بچے پیدا ہوتے ہیں جن کے نرخرے جڑے ہوتے ہیں- یہ بچے اس عارضے کی وجہ سے نہ اپنی گردن سیدھی کر سکتے ہیں' نہ نگل سکتے ہیں اور نہ ہی عام بچوں کی طرح بول سکتے ہیں- سرجنوں نے جب ان بچوں کے نرخروں اور پسلی کی فالتو ہڈیوں کا تجزیہ کیا تو معلوم ہوا پسلی کی یہ فالتو ہڈیاں اور نرخرے کی ہڈی ایک جیسی ہیں چنانچہ سرجنوں نے پسلی کی چھوٹی ہڈیاں کاٹ کر حلق میں فٹ کر دیں اور یوں یہ معذور بچے نارمل زندگی گزارنے لگے' مثلاً ہمارا جگر جسم کا واحد عضو ہے جو کٹنے کے بعد دوبارہ پیدا ہو جاتا ہے' ہماری انگلی کٹ جائے' بازو الگ ہو جائے یا جسم کا کوئی دوسرا حصہ کٹ جائے تو یہ دوبارہ نہیں اگتا جب کہ جگر واحد عضو ہے جو کٹنے کے بعد دوبارہ اگ جاتا ہے' سائنس دان حیران تھے قدرت نے جگر میں یہ اہلیت کیوں رکھی؟
آج پتہ چلا جگر عضو رئیس ہے' اس کے بغیر زندگی ممکن نہیں اور اس کی اس اہلیت کی وجہ سے یہ ٹرانسپلانٹ ہو سکتا ہے' آپ دوسروں کو جگر ڈونیٹ کر سکتے ہیں' یہ قدرت کے چند ایسے معجزے ہیں جو انسان کی عقل کو حیران کر دیتے ہیں جب کہ ہمارے بدن میں ایسے ہزاروں معجزے چھپے پڑے ہیں اور یہ معجزے ہمیں صحت مند رکھتے ہیں۔ ہم روزانہ سوتے ہیں' ہماری نیند موت کا ٹریلر ہوتی ہے' انسان کی اونگھ' نیند' گہری نیند' بے ہوشی اور موت پانچوں ایک ہی سلسلے کے مختلف مراحل ہیں' ہم جب گہری نیند میں جاتے ہیں تو ہم اور موت کے درمیان صرف بے ہوشی کا ایک مرحلہ رہ جاتا ہے' ہم روز صبح موت کی دہلیز سے واپس آتے ہیں مگر ہمیں احساس تک نہیں ہوتا' صحت دنیا کی ان چند نعمتوں میں شمار ہوتی ہے یہ جب تک قائم رہتی ہے ہمیں اس کی قدر نہیں ہوتی مگر جوں ہی یہ ہمارا ساتھ چھوڑتی ہے' ہمیں فوراً احساس ہوتا ہے یہ ہماری دیگر تمام نعمتوں سے کہیں زیادہ قیمتی تھی' ہم اگر کسی دن میز پر بیٹھ جائیں اور سر کے بالوں سے لے کر پاؤں کی انگلیوں تک صحت کا تخمینہ لگائیں تو ہمیں معلوم ہو گا ہم میں سے ہر شخص ارب پتی ہے' ہماری پلکوں میں چند مسل ہوتے ہیں۔ یہ مسل ہماری پلکوں کو اٹھاتے اور گراتے ہیں' اگر یہ مسل جواب دے جائیں تو انسان پلکیں نہیں کھول سکتا' دنیا میں اس مرض کا کوئی علاج نہیں' دنیا کے 50 امیر ترین لوگ اس وقت اس مرض میں مبتلا ہیں اور یہ صرف اپنی پلک اٹھانے کے لیے دنیا بھر کے سرجنوں اور ڈاکٹروں کو کروڑوں ڈالر دینے کے لیے تیار ہیں' ہمارے کانوں میں کبوتر کے آنسو کے برابر مائع ہوتا ہے' یہ پارے کی قسم کا ایک لیکوڈ ہے' ہم اس مائع کی وجہ سے سیدھا چلتے ہیں' یہ اگر

ضائع ہو جائے تو ہم سمت کا تعین نہیں کر پاتے، ہم چلتے ہوئے چیزوں سے الجھنا اور ٹکرانا شروع کر دیتے ہیں، لوگ صحت مند گردے کے لیے تیس چالیس لاکھ روپے دینے کے لیے تیار ہیں، آنکھوں کا قرنیا لاکھوں روپے میں بکتا ہے، دل کی قیمت لاکھوں کروڑوں میں چلی جاتی ہے، آپ کی ایڑی میں درد ہو تو آپ اس درد سے چھٹکارے کے لیے لاکھوں روپے دینے کے لیے تیار ہو جاتے ہیں۔

دنیا کے لاکھوں امیر لوگ کمر درد کا شکار ہیں۔ گردن کے مہروں کی خرابی انسان کی زندگی کو اجیرن کر دیتی ہے، انگلیوں کے جوڑوں میں نمک جمع ہو جائے تو انسان موت کی دعائیں مانگنے لگتا ہے، قبض اور بواسیر نے لاکھوں کروڑوں لوگوں کی مت مار دی ہے، دانت اور داڑھ کا درد راتوں کو بے چین بنا دیتا ہے، آدھے سر کا درد ہزاروں لوگوں کو پاگل بنا رہا ہے، شوگر، کولیسٹرول اور بلڈ پریشر کی ادویات بنانے والی کمپنیاں ہر سال اربوں ڈالر کماتی ہیں اور آپ اگر خدانخواستہ کسی جلدی مرض کا شکار ہو گئے ہیں تو آپ جیب میں لاکھوں روپے ڈال کر پھریں گے مگر آپ کو شفا نہیں ملے گی، منہ کی بدبو بظاہر معمولی مسئلہ ہے مگر لاکھوں لوگ ہر سال اس پر اربوں روپے خرچ کرتے ہیں، ہمارا معدہ بعض اوقات کوئی خاص تیزاب پیدا نہیں کرتا اور ہم نعمتوں سے بھری اس دنیا میں بے نعمت ہو کر رہ جاتے ہیں۔ ہماری صحت اللہ تعالیٰ کا خصوصی کرم ہے مگر ہم لوگ روز اس نعمت کی بے حرمتی کرتے ہیں، ہم اس عظیم مہربانی پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا نہیں کرتے۔

ہم اگر روز اپنے بستر سے اٹھتے ہیں، ہم جو چاہتے ہیں ہم وہ کھا لیتے ہیں اور یہ کھایا ہوا ہضم ہو جاتا ہے، ہم سیدھا چل سکتے ہیں، دوڑ لگا سکتے ہیں، جھک سکتے ہیں اور ہمارا دل، دماغ، جگر اور گردے ٹھیک کام کر رہے ہیں، ہم آنکھوں سے دیکھ، کانوں سے سن، ہاتھوں سے چھو، ناک سے سونگھ اور منہ سے چکھ سکتے ہیں تو پھر ہم سب اللہ تعالیٰ کے فضل، اس کے کرم کے قرض دار ہیں اور ہمیں اس عظیم مہربانی پر اپنے اللہ کا شکر ادا کرنا چاہیے کیونکہ صحت وہ نعمت ہے جو اگر چھن جائے تو ہم پوری دنیا کے خزانے خرچ کر کے بھی یہ نعمت واپس نہیں لے سکتے، ہم اپنی ریڑھ کی ہڈی سیدھی نہیں کر سکتے۔ یا اللہ تیرا لاکھ لاکھ شکر ہے۔ اسی لیے رب کریم قرآن میں کہتے ہیں. اور تم اپنے رب کی کون کون سی نعمت کو جھٹلاؤ گے۔

(جناب زاہد علی صاحب)

۱۰۔۔۔عشق

حضرت نظام الدین اولیاء کے خلیفہ اکبر حضرت نصیر نصیر الدین چراغ دھلوی سے روایت ہے کہ اجودھن کے اطراف میں ایک گاؤں تھا جس میں ایک مسلمان روغن گر (تیل بیچنے والا تیلی) رہتا تھا۔ دیپال پور کے حاکم نے حملہ کیا مقامی باشندوں کے گھر جلا دیئے مال ومتاع لوٹ لیا روغن گر کی بیوی بیحد حسین تھی اتفاق سے کسی فسادی کی نظر اس پر پڑ گئی اور وہ اسے مال غنیمت سمجھ کر لے گیا روغن گر کو اپنی بیوی سے بیحد محبت تھی وہ اسکی تلاش میں بستی بستی پھرا لیکن ڈھونڈ نہ سکا اسکی حالت دیوانوں سی ہو گئی کسی نے اسے مشورہ دیا کہ اجودھن میں بابا فرید الدین کے پاس چلا جاوہ تیرے درد کی دوا کر سکتے ہیں حضرت بابا فرید الدین کا اصول تھا کہ جب کوئی ہریشان حال شخص انکے پاس آتا تو اس کیلئے سب سے پہلے کھانا منگواتے جب خادم نے روغن گر کے سامنے کھانا لا کر رکھا تو وہ نہایت شکستہ لہجے میں بولا "مدت ہوئی میں نے کھانا چھوڑ دیا ہے" بابا فرید کو اسکے غم کی شدت کا احساس ہوا آپ نے پوچھا "تو اس حالت کو کیسے پہنچا"؟ اس نے مکمل حال بتایا اور کہا کہ اسکے بغیر یہ زندگی عذاب ہے "اگر آپ کے پاس میرے غم کا علاج نہیں تو میں چلا جاتا ہوں"۔

آپ نے فرمایا کہ" کھانا کھاؤ عجب نہیں حق تعالیٰ تمہاری پریشان دور فرمائے" اس نے آپ کے کہنے پہ دو چار لقمے حلق سے اتارے لیکن یوں جیسے کہ وہ کانٹے نگل رہا ہو کھانے کے بعد وحشت زدہ انداز میں پوچھا "اب میں کیا کروں"؟ آپ نے اسے تسلی دی فرمایا" کچھ دن میرے پاس رہو" روغن گر مجبوراً خانقاہ کے ایک گوشے میں جا پڑا مگر اس طرح کہ ہر گھنٹے کے بعد آ کر آپ سے فریاد کرتا کہ اسکی بیوی نہیں ملی بابا فرید ہر بار اسے خندہ پیشانی سے تسلی دیتے اور اپنے مریدوں سے فرماتے" دیکھو عشق کی آگ نے اس کی روح تک کو جلا ڈالا ہے اگر چہ اسکا عشق دنیاوی ہے لیکن سچا ہے"۔ دو دن گزر گئے روغن گر مایوس ہو گیا تیسرے دن عجب بات ہوئی دیبال پور کے حاکم نے اپنے سپاہیوں کو حکم دیا کہ وہ اجودھن کے منشی کو گرفتار کر کے اسکے سامنے پیش کریں اگر چہ منشی بے قصور تھا لیکن کسی نے مخبری کی کہ وہ حاکم کے خلاف سازش کر رہا ہے۔

سپاہی جب اسے گرفتار کر کے لیجانے لگے تو اس نے سپاہیوں سے کہا اگر تم لوگ مجھے چند لمحوں کیلئے بابا فرید کی خانقاہ پر جانے دو تو میں تمہیں ایک بہت بڑی رقم انعام میں دوں گا سپاہی رقم کے لالچ میں مان گئے جب منشی زنجیروں میں جکڑا ہوا آپ کی خانقاہ میں پہنچا تو آپ نے پوچھا" یہ کیا معاملہ ہے"؟ منشی بولا" سرکار میں بے قصور ہوں لیکن یہ لوگ مجھے گرفتار کر کے لیجا رہے ہیں آپ کے سوا میرا کوئی آسرا نہیں" آپ کچھ لمحے سوچتے رہے پھر آپ منشی سے پوچھا" اگر حاکم تجھ پر مہربان ہو جائے تو ہمیں کیا دو گے"۔ وہ بولا" میں اپنا سارا مال اسباب آپ کی خدمت میں پیش کر دوں گا"۔ آپ نے فرمایا" وہ شکرانہ میں نے تجھے ہی بخش دیا مجھے اللہ کے فضل سے امید ہے حاکم تجھے رہا کر دے گا تجھے خلعت فاخرہ سے نوازے گا اور تحفے کے طور پر تجھے ایک کنیز دیگا تم وہ کنیز روغن گر کے حوالے کر دو گے"۔ منشی نے وعدہ کیا کہ وہ آپ کے ہر حکم پر دل و جان سے عمل کریگا آپ نے روغن گر طلب کیا اور منشی کو کہا" تم کنیز اس شخص کو دے دینا"۔ روغن گر روتے ہوئے بولا" میرے پاس اتنی دولت ہے میں آٹھ کنیزیں خرید سکتا ہوں لیکن مجھے اپنی بیوی کے سوا کسی کی رفاقت گوارہ نہیں"۔

آپ مسکرائے اور فرمایا تم صرف میرے کہنے پہ اس کے ساتھ چلے جاؤ روغن گر مجبوراً منشی کے ساتھ چلا گیا سپاہیوں نے منشی کو قید کر دیا اور روغن گر مایوس سا قید خانے کے دروازے کے باہر بیٹھ گیا اگلے دن منشی کو حاکم کے سامنے پیش کیا گیا حاکم سخت غصے میں تھا لوگوں کا خیال تھا منشی کو بہت سخت سزا ہو گی لیکن جیسے ہی حاکم نے منشی کی طرف دیکھا بے اختیار بولا" تو سازشی نہیں ہو سکتا لوگ جھوٹ بولتے ہیں" پھر سپاہیوں کو حکم دیا کہ" منشی کی زنجیریں کھول دی جائیں" منشی کو کرسی منگوا کر اپنے پاس بٹھایا اور اس سے معذرت کی منشی کو قیمتی خلعت اور ایک اعلیٰ نسل کا گھوڑا ابھی تحفے میں دیا جب منشی انعام لیکر پلٹنے لگا تو حاکم نے ایک برقع پوش خاتون کی طرف اشارہ کیا اور یہ کنیز تیری خدمت کیلئے پھر حاکم نے پوچھا" کچھ اور چاہتا ہے"؟ منشی پر حیرتوں کے پہاڑ ٹوٹ پڑے وہ حاکم کی عنایتوں کا شکریہ ادا کر کے واپسی کی اجازت لیکر چل پڑا برقع پوش کنیز اسکے پیچھے چل رہی تھی جب منشی حوالات کے قریب پہنچا تو دیکھا کہ روغن گر اداس بیٹھا ہے کنیز دوڑی اور روغن گر سے لپٹ گئی روغن گھبرا کر اٹھ کھڑا ہوا پوچھا" کون ہو تم"؟ کنیز نے نقاب الٹ دیا" تمہاری بیوی" روغن گر کو سکتہ سا ہو گیا کچھ دیر بعد وہ چیخیں مار کر رونے لگا بابا! بابا! اسکی بیوی حیرت زدہ ہو گئی" کسے پکار رہے ہو"؟" اسے جسکی دعاؤں کے طفیل مجھے تیرا دیدار ہوا"۔ روغن گر زار و قطار رو رہا تھا" اسکی نگاہ کرم نہ ہوتی تو میں اس آگ میں جل کر خاک ہو چکا تھا"۔ منشی نے پورا واقعہ سنا تو اسکی آنکھیں بھی بھیگ گئیں" خدا

شیخ کوسلامت رکھے انہیں دیکھ کر ہمارے بیقرار دل سکون پاتے ہیں"۔اجودھن پہنچ کر روغن گر آپ کے قدموں سے لپٹ گیا آپ نے پوچھا "اب کیا چاہتے ہو"؟ "عشق کی وہ آگ چاہتا ہوں جو کبھی نہ بجھے"،آپ نے اس کیلیے دعا فرمائی پھر وہ روغن گر آپ کے حلقۂ ارادت میں ں شامل ہو کر عشق حقیقی کی منزل تک پہنا۔ (جناب قربان علی صاحب)

۱۱۔۔گردہ کی پتھری اور سکڑے ہوئے گردہ کا شافی علاج

100 گرام سنگ یہود کو مٹی کے برتن میں رکھ کر 125 گرام قلعی اوپر ٹکڑے کر کے ڈالیں اور گل حکمت کر کے 30 کلو اوپلوں کی آگ دیں ٹھنڈا ھونے پر قلعی نکال لیں دوبارہ کام آجائے گی۔سنگ یہود باریک پیس لیں مکھن یا ملائی میں لپیٹ کر ڈیڑھ رتی خوراک دیں چبانا نہیں ھے نگل لینا ھے کچی لسی اتنی زیادہ مقدار میں پیئں کہ 24 گھنٹوں میں کم از کم پانچ مرتبہ پیشاب آئے 6 دن روزانہ ایک خوراک ۔بڑی سے بڑی پتھری بھی بغیر تکلیف نکل جائے گے ۔اور اگر گردہ سکڑ چکا ھو آدھی رتی چار چاول خوراک دو سے چار ہفتہ تک استعمال کروائیں اللہ کے حکم سے سکڑا ھوا گردہ صحت مند ھو جائے گا۔کچی لسی بکثرت استعمال کروائیں۔تمام پتوں والی سبزیاں بڑا گوشت اور بادی اشیاء سے پرہیز رکھیں ۔اور قدرت کا نظارہ دیکھیں سکڑ کر جھلی کی صورت اختیار کر چکا گردہ بھی صحت مند ھو جائے گا۔سینکڑوں نہیں ہزاروں مرتبہ کا آزمودہ ھے۔جزا دینے والی اللہ رب العزت کی ذات ھے۔ (جناب قربان علی صاحب)

۱۲۔۔آدابِ زندگی

شیخ جنید بغدادی ایک دفعہ اپنے مریدوں اور شاگردوں کے ساتھ بغداد کی سیر کے لیے نکلے انھوں نے بہلول کے بارے میں پوچھا،توکسی نے کہا سرکار وہ تو ایک دیوانہ شخص ہے، شیخ صاحب نے کہا مجھے اسی دیوانے سے کام ہے آیا کسی نے آج اس کو دیکھا ہے؟ ایک نے کہا میں نے فلاں مقام پر اس کو دیکھا ہے سب اس مقام کی طرف چل دیئے حضرت بہلول وہاں ریت پر بیٹھے ہوئے تھے، شیخ صاحب نے بہلول کو سلام کیا، بہلول نے سلام کا جواب دیا اور پوچھا کون ہو؟ شیخ صاحب نے بتایا، بندے کو جنید بغدادی کہتے ہیں، بہلول نے کہا وہی جو لوگوں کو درس دیتے ہیں؟ کہا جی الحمدللہ۔

بہلول نے پوچھا......شیخ صاحب کھانے کے آداب جانتے ہیں؟ کہنے لگے، بسم اللہ کہنا، اپنے سامنے سے کھانا، لقمہ چھوٹا لینا، سیدھے ہاتھ سے کھانا، خوب چبا کر کھانا، دوسرے کے لقمہ پر نظر نہ کرنا، اللہ کا ذکر کرنا، الحمدللہ کہنا، اول و آخر ہاتھ دھونا۔بہلول نے کہا، لوگوں کے مرشد ہو اور کھانے کے آداب نہیں جانتے اور وہاں سے اٹھ کر آگے چل دیئے۔شیخ صاحب بھی پیچھے چل دیئے، مریدوں نے اصرار کیا، سرکار وہ دیوانہ ہے لیکن شیخ صاحب پھر وہاں پہنچے پھر سلام کیا۔بہلول نے سلام کا جواب دیا اور پھر پوچھا کون ہو؟ کہا جنید بغدادی جو کھانے کے آداب نہیں جانتا۔بہلول نے پوچھا اچھا بولنے کے آداب تو جانتے ہوں گے۔ جی الحمدللہ، متکلم مخاطب کے مطابق بولے، بے موقعہ، بے محل اور بے حساب نہ بولے، ظاہر و باطن کا خیال رکھے۔

بہلول نے کہا۔کھانا تو کھانا، آپ بولنے کے آداب بھی نہیں جانتے، بہلول نے پھر دامن جھاڑا اور تھوڑا سا اور آگے چل کر بیٹھ گئے۔ شیخ صاحب پھر وہاں جا پہنچے سلام کیا۔بہلول نے سلام کا جواب دیا، پھر وہی سوال کیا کون ہو؟ شیخ صاحب نے کہا، جنید بغدادی جو کھانے اور

بولنے کے آداب نہیں جانتا۔ بہلول نے اچھا سونے کے آداب ہی بتا دیں؟ کہا نماز عشاء کے بعد، ذکر وتسبیح، سورہ اور وہ سارے آداب بتا دیئے جو روایات میں ذکر ہوئے ہیں۔ بہلول نے کہا آپ یہ بھی نہیں جانتے، اٹھ کر آگے چلنا ہی چاہتے تھے کہ شیخ صاحب نے دامن پکڑ لیا اور کہا جب میں نہیں جانتا تو بتانا آپ پر واجب ہے۔ بہلول نے کہا جو آداب آپ بتا رہے ہیں وہ فرع ہیں اور اصل کچھ اور ہے، اصل یہ ہے کہ جو کھا رہے ہیں وہ حلال ہے یا حرام، لقمہ حرام کو جتنا بھی آداب سے کھاؤ گے وہ دل میں تاریکی ہی لائے گا نور و ہدایت نہیں، شیخ صاحب نے کہا جزاک اللہ۔ بہلول نے کہا کلام میں اصل یہ ہے کہ جو بولو اللہ کی رضاو خوشنودی کیلئے بولو اگر کسی دنیاوی غرض کیلئے بولو گے یا بیھو دہ بول بولو گے تو وہ وبال جان بن جائے گا۔ سونے میں اصل یہ ہے کہ دیکھو دل میں کسی مؤمن یا مسلمان کا بغض لیکر یا حسد و کینہ لیکر تو نہیں سو رہے، دنیا کی محبت، مال کی فکر میں تو نہیں سو رہے، کسی کا حق گردن پر لیکر تو نہیں سو رہے۔ (جناب فیصل غفور صاحب)

۱۳۔۔۔سیدنا صدیق اکبرؓ کے حوالے سے معلوماتی کوئز

(1) خلیفہ اول کا نام کیا ھے؟ جواب عبداللہ (2) اسلام سے پہلے آپؓ کا نام کیا تھا؟ جواب عبدالکعبہ (3) آپؓ کی کنیت کیا ھے؟ جواب ابوبکر (4) آپؓ کا لقب کیا ھے؟ جواب صدیق عتیق (5) آپؓ کا سلسلہ نسب کون سی پشت پر نبی کریم ﷺ سے ملتا ھے؟ جواب آٹھویں پشت پر (6) آپؓ کا شجرہ نسب کیا ھے؟ جواب عبداللہ بن عثمان بن عامر بن عمرو بن کعب بن سعد تیم بن مرہ بن کعب بن لوی القرشی (7) آپؓ کا تعلق کس قبیلہ سے تھا؟ جواب قبیلہ بنو تیم (8) آپؓ کے کتنے بیٹے تھے؟ جواب 3 (9) آپؓ کے بیٹوں کے نام کیا کیا ھیں؟ جواب عبداللہ، عبدالرحمن، محمدؓ (10) آپؓ کی کتنی بیٹیاں تھیں؟ جواب 3 (11) آپؓ کی بیٹیوں کے نام کیا کیا ھیں؟ جواب اسماء، عائشہ، ام کلثومؓ (12) آپؓ کی پیدائش کب ھوئی؟ جواب عام الفیل کے تین سال بعد سن 573ء میں (13) آپؓ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کتنے چھوٹے تھے؟ جواب دو سال چند ماہ (14) آپؓ کتنے سال کی عمر میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دوست بنے؟ جواب 18 سال (15) آپؓ نے کتنے سال نبی کریم ﷺ کے جمال نبوت کا مشاہدہ کیا؟ جواب 43 سال (16) آپؓ کے والد صاحب کا نام کیا ھے؟ جواب عثمانؓ (17) آپؓ کے والد صاحب کی کنیت کیا ھے؟ جواب ابو قحافہؓ (18) آپؓ کے والد صاحب نے کب اسلام قبول کیا؟ جواب فتح مکہ کے بعد (19) آپؓ کے والد صاحب کا انتقال کس سن ھجری میں ھوا؟ جواب سن 14 ھجری میں (20) آپؓ کے والد صاحب کا انتقال کتنے سال کی عمر میں ھوا؟ جواب 97 سال کی عمر میں (21) آپؓ کی والدہ کا نام کیا ھے؟ جواب سلمیٰؓ (22) آپؓ کی والدہ کی کنیت کیا ھے؟ جواب ام الخیرؓ (23) آپؓ کی والدہ کی طرف سے سلسلہ نسب کیا ھے؟ جواب ام الخیر بنت سخر بن عامر بن کعب بن سعد بن تیم بن مرہ (24) آپؓ نے کتنے نکاح کیئے؟ جواب چار نکاح (25) آپؓ کی ازواج کے نام کیا کیا ھیں؟ قتیلہ بنت سعدؓ، زینب ام رومانؓ، حبیبہ بنت خارجہؓ، اسماء بنت عمیسؓ (26) ثانی فی الاسلام کس صحابی کو کہتے ھیں؟ جواب ابوبکر صدیقؓ کو (27) ثانی فی مقبرہ النبی ﷺ کون سے صحابیؓ ھیں؟ جواب ابوبکر صدیقؓ (28) غار ثور کے قیام میں کس صحابیؓ کو آپ ﷺ کی معیت حاصل ھوئی؟ جواب ابوبکر صدیقؓ کو (29) حضور ﷺ کے ساتھ سب سے زیادہ کون سے صحابیؓ محسن تھے؟ جواب ابوبکر صدیقؓ (30) ثانی اثنین فی الغار کس صحابیؓ کی شان میں نازل ھوئی؟ جواب ابوبکر صدیقؓ (31) حضرت علیؓ کے ساتھ آپؓ کی کیا رشتہ داری تھی؟ جواب آپس میں ہم زلف

تھے(32)کس اعتبار سے ہم زلف تھے؟جواب حضرت اسماء بنت عمیسؓ جو پہلے حضرت جعفرؓ کے نکاح میں تھیں ان کی شہادت کے بعد صدیق اکبرؓ کی نکاح میں آئیں ان کی وفات کے بعد حضرت علیؓ کے نکاح میں آئیں۔(33)نبی کریم ﷺ اور ابوبکر صدیقؓ کے درمیان کون سا رشتہ تھا؟جواب رشتہ مصاہرت(34)ابوبکر صدیقؓ کی کس بیٹی کی وجہ سے رشتہ مصاہرت قائم ہوا؟حضرت عائشہ صدیقہؓ(35)نبی کریم ﷺ کی کس اھلیہ کی بہن ابوبکر صدیقؓ کے نکاح میں تھیں؟حضرت میمونہؓ کی بہن حضرت اسماء بنت عمیسؓ(36)نبی کریم ﷺ کی کس اھلیہ کی بہن ابوبکر صدیقؓ کے بیٹے کے نکاح میں تھیں؟جواب حضرت ام سلمہؓ کی بہن قرینہ الصغریٰؓ(37)حضرت ابوبکر صدیقؓ کی کتنی پشتیں صحابی ھیں؟جواب چار(38)ان چار پشتوں کا سلسلہ کیا ھے؟جواب ابوعتیق محمدؓ بن عبدالرحمنؓ بن ابی بکرؓ بن ابی قحافہؓ(39)حضرت خدیجہ الکبریٰؓ کے بعد سب سے پہلے کس نے اسلام قبول کیا؟جواب حضرت ابوبکر صدیقؓ نے(40)واقعہ ھجرت میں کس صحابیؓ کو نبی کریم ﷺ رفاقت نصیب ھوئی؟جواب ابوبکر صدیقؓ کو(41)ھجرت کے سفر میں مکہ کے حالات کی خبر کس کے ذریعے ملتی تھی؟جواب حضرت عبداللہ بن ابوبکرؓ کے ذریعے۔(42)ھجرت کے بعد مسجد کیلئے لی گئی جگہ کی قیمت نبی کریم ﷺ نے کس سے دلوائی؟جواب ابوبکر صدیقؓ سے(43)آگ سے آزادی کا لقب خصوصی طور پر کس کو حاصل ھوا؟جواب ابوبکر صدیقؓ کو(44)نبی کریم ﷺ نے مسلمانوں کی نماز کیلئے امام کس کو بنایا؟جواب ابوبکر صدیقؓ کو(45)حیات نبوی ﷺ میں ابوبکر صدیقؓ نے کتنی نمازیں پڑھائیں؟جواب 17(46)نبی کریم نے ھجرت کے بعد ابوبکر صدیقؓ کا مواخات بھائی چارہ کس سے قائم کیا؟جواب حضرت حارثہ بن زھیرؓ سے(47)ابوبکر صدیقؓ کا انتقال کس سن ھجری میں ھوا؟جواب سن 13 ھجری(48)ابوبکر صدیقؓ کی نماز جنازہ کس نے پڑھائی؟جواب حضرت عمر فاروقؓ نے(49)ابوبکر صدیقؓ کو قبر مبارک میں کس کس نے اتارا؟جواب حضرت عمرؓ حضرت عثمانؓ حضرت طلحہؓ حضرت عبدالرحمن بن ابوبکرؓ نے(50)ابوبکر صدیقؓ کا زمانہ خلافت کتنا تھا؟جواب دو سال تین مہینے۔ (جناب اشرف علی حیدری صاحب)

۱۴۔۔۔ہاجمولا کا نسخہ

بازار میں عام ملنے والی ہاجمولا آپ گھر میں بھی تیار کر سکتے ہیں۔آپ ہاجمولا پھکی اور گولیاں دونوں بنا سکتے ہیں۔ہاجمولا بنانے کا طریقہ درج ذیل ہے۔سماق دانہ۔زیرہ سفید۔ھلیلہ سیاہ۔اجوائن دیسی۔نوشادر ٹھیکری۔ہر دوا 25 گرام لے کر سفوف بنالیں۔لیجیے آپ کی ہاجمولا پھکی تیار ہے۔فی خوراک چھوٹا آدھا چمچ استعمال کریں۔ہاجمولا گولیاں بنانے کے لئے اسی پھکی میں حسب ضرورت املی کا پانی مکس کر کے چھوٹی چھوٹی گولیاں بنالیں۔مزیدار ہاجمولا ٹکیاں تیار ہیں۔ (جناب قربان علی صاحب)

۱۵۔۔۔لیلۃ القدر

شبِ قدر کی اہمیت و فضیلت

رمضان المبارک کے آخری عشرہ کی سب سے اہم فضیلت وخصوصیت یہ ہے کہ اس میں ایک ایسی رات پائی جاتی ہے،جو ہزار مہینوں سے بھی زیادہ افضل ہے اور اسی رات کو قرآن مجید جیسا انمول تحفہ دنیائے انسانیت کو ملا۔اللہ سبحانہ وتعالی نے اس رات کی فضیلت میں پوری

سورہ نازل فرمائی، جسے ہم سورۃ القدر کے نام سے جانتے ہیں۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے

ہم نے اِس (قرآن) کو شب قدر میں نازل کیا ہے (1) اور تم کیا جانو کہ شب قدر کیا ہے؟ (2) شب قدر ہزار مہینوں سے زیادہ بہتر ہے (3) فرشتے اور روح اُس میں اپنے رب کے اذن سے ہر حکم لے کر اترتے ہیں (4) وہ رات سراسر سلامتی ہے طلوع فجر تک۔

اس سورت میں شب قدر کے متعدد فضائل مذکور ہیں۔

پہلی فضیلت: یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس شب میں قرآن کریم نازل فرمایا، جو نوع انسانی کے لیے ہدایت ہے اور دنیاوی واخری سعادت ہے۔

دوسری فضیلت: سورت میں اس رات کی تعظیم اور بندوں پر اللہ کے احسان کو بتانے کے لیے سوالیہ انداز اختیار کیا گیا۔

تیسری فضیلت: یہ رات ہزار مہینوں سے بہتر ہے۔

چھوتی فضیلت: اس رات میں فرشتوں کا نزول ہوتا ہے، فرشتے خیر و برکت اور رحمت کے ساتھ نزول کرتے ہیں۔

پانچویں فضیلت: یہ رات سلامتی والی رات ہے، چونکہ اس رات میں بندوں کی عذاب وعقاب سے خلاصی ہوتی ہے۔

چھٹی فضیلت: اللہ تعالیٰ نے اس شب سے متعلق پوری ایک سورت نازل فرمائی جو روز قیامت تک پڑھی جائے گی۔

للہ تعالی نے سورہ الدخان آیت (3) میں یوں بیان فرمایا ہے: "بیشک ہم نے قرآن کو ایک بابرکت رات میں نازل کیا ہے، بیشک ہم ڈرانے والے تھے"۔ اور یہ رات ماہِ رمضان میں تھی، جس کی تصریح اللہ تعالی نے سورہ البقرہ آیت (58) میں فرمادی ہے:

"رمضان کا مہینہ وہ ہے جس میں قرآن نازل کیا گیا"۔

شبِ قدر کے معنی عزت و عظمت اور شرافت کے ہیں اور بقول ابوبکر وَرَّاق اس رات میں جو کتاب (قرآن) لوح محفوظ سے آسمان دنیا پر اتاری، وہ بھی قابل قدر ہے اور جس پیغمبر پر اتاری وہ بھی قابل قدر ہے، اور جس امت پر اتاری وہ بھی امتوں میں سب سے بہتر امت ہے، تو ان قابل قدر چیزوں کی وجہ سے اس کو شبِ قدر کہتے ہیں، جس کے معنی ہوئے عظمت والی رات۔ (القرطبی ۲۰/۱۳۱)

شب قدر کی علامات

حضرت عبادہ بن سامت رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے۔ یہ رات چمکدار اور صاف ہوتی ہے نہ زیادہ گرم اور نہ زیادہ ٹھنڈی ہوتی ہے بلکہ بھینی بھینی اور معتدل ہوتی ہے۔

اس رات شیاطین کو ستارے نہیں مارے جاتے۔

آسمانوں کی طرف نگاہ اٹھا کر دیکھنے سے آنکھوں میں نور اور دل میں سرور کی کیفیت پیدا ہوتی ہے۔

شب قدر کی بعد والی صبح کو سورج میں تیزی نہیں ہوتی۔

اس رات میں عبادت کی بڑی لذت محسوس ہوتی ہے اور عبادت میں خشوع وخضوع پیدا ہوتا ہے۔

بعض لوگوں نے دیکھا کہ ہر چیز سجدہ کرتی ہے یہاں تک کہ درخت بھی سجدہ کرتے ہیں اور اس رات پانی میٹھا ہو جاتا ہے۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ فرماتی ہیں کہ میں نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ مجھے بتائیں کہ میں لیلتہ القدر کو کیا دُعا مانگوں؟

آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا، یہ دُعا پڑھا کرو ترجمہ اے اللہ تو معاف کر دینے والا اور معافی کو پسند کرنے والا ہے پس مجھے بھی معاف کر دے۔

لیلتہ القدر وہ رات ہے جو صاحبان ایمان کے لیے مغفرت ورحمت اور بخشش کا پیغام لے کر آتی ہے۔

یہ وہ رات ہے، جو رزق مانگنے والوں کو رزق، عافیت چاہنے والوں کو عافیت، صحت کی تمنا کرنے والوں کو تندرستی، خیر و بھلائی کے طلب گاروں کو خیر و بھلائی، اولاد کے خواہش مندوں کو اولاد کی نعمت، مغفرت کے متلاشیوں کو بخشش عطا کر جاتی ہے۔

اس عظیم الشان رات کی عبادت اور اجر وثواب کے حوالے سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے جو شخص لیلتہ القدر میں ایمان کے ساتھ اور اجر وثواب کی نیت سے (نماز میں) قیام کرتا ہے، تو اس کے پچھلے سارے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔

لیلتہ القدر فضیلت و عبادات

''بے شک ہم نے اسے شب قدر میں اتارا اور تم نے کیا جانا کیا شب قدر، شب قدر ہزار مہینوں سے بہتر اس میں فرشتے اور جبریل اترتے ہیں اپنے رب کے حکم سے ہر کام کیلئے وہ سلامتی ہے صبح چمکنے تک۔'' (کنزالایمان)

لیل "رات" کو کہتے ہیں اور قدر کے معنی ہیں "تقدیر" کے اس رات اللہ تعالیٰ تقدیر کے فیصلے نافذ کرنے کے لئے فرشتوں کے سپرد فرماتا ہے۔ تفسیر حقانی میں ہے: لیلتہ القدر کو لیلتہ القدر اس لیے کہا جاتا ہے کہ بڑی قدر ومنزلت والی ذات نے ایک بڑی قدر ومنزلت والی کتاب اپنے بڑے قدر ومنزلت والے رسول کی بڑی قدر ومنزلت والی امت کے لئے نازل فرمائی۔

حضرت ابو ہریرہ بیان کرتے ہیں کہ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے حالت ایمان میں ثواب کی نیت سے رمضان کے روزے رکھے اس کے سب گناہ بخش دیئے جائیں گے اور جو شخص ایمان کی حالت میں لیلتہ القدر کی رات ثواب کی نیت سے نماز میں کھڑا رہا اُس کے بھی اگلے سارے گناہ بخش دیئے جائیں گے۔ (بخاری شریف)

یہ رات اُمت محمدی ﷺ کو کیسے ملی؟

قرآن پاک نے اِس رات کی فضیلت ایسے بیان فرمائی کہ یہ اکیلی رات ایک ہزار مہینوں سے بہتر ہے۔ حضور ﷺ کی عادت مبارکہ تھی آپ اکثر صحابہ کرام میں اولیاء اللہ کا ذکر کیا کرتے تھے، کبھی بنی اسرائیل کے اُس بندے کا ذکر جس نے 99 قتل کیے تھے اور توبہ کی نیت سے اولیاء اللہ کی بستی کی طرف سفر کیے راستے میں فوت ہوا اولیاء کی برکت سے اُسے بخش دیا گیا۔ کبھی اس ولی اللہ کا ذکر فرماتے جو ایک ہزار مہینوں تک ہتھیار بند ہو کر اللہ کی خاطر لڑتا رہا۔ وہ رات اللہ کی عبادت اور ذکر کرتا اور صبح میدان جنگ میں جہاد کرتا۔ جب صحابہ کرام نے اس کا ذکر سنا تو تعجب ہوا کہ پہلی امتوں میں بڑی لمبی عمریں تھیں اب ایسا نہیں ہے اب یہ سعادت کیسے میسر آ سکتی ہے؟۔ تو وحی نازل ہوئی اے

محبوب ہم آپ کی امت کو ایسی ایک رات دے دیں گے جو ہزار مہینوں سے بہتر اور افضل رات ہو گی۔

حضرت انس رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ لیلۃ القدر کی رات جبرائیل فرشتوں کے ساتھ زمین پر نزول فرماتے ہیں۔

غوث اعظم شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

جبرائیل لیلۃ القدر کی رات زمین پر نزول بھی فرماتے ہیں اور مسلمانوں سے مصافحہ فرماتے ہیں اور جس شخص سے مصافحہ کرتے ہیں اس کی نشانی یہ ہے کہ اس کا دل نرم ہو جاتا ہے۔اُس کی آنکھوں سے بلا اختیار آنسو جاری ہو جاتے ہیں۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے:

آپ فرماتے ہیں کہ لیلۃ القدر کی رات اللہ تعالیٰ جبرائیل علیہ السلام کو فرماتے ہیں: اے جبرائیل سدرۃ المنتہی کے رہنے والوں کو لے جاؤ وہ ساٹھ ہزار فرشتوں کے ساتھ زمین پر نزول فرماتے ہیں اور مسلمانوں سے سلام بھی لیتے اور مصافحہ بھی کرتے ہیں۔جبرائیل کے ہاتھ میں ایک جھنڈا ہوتا ہے جو زمین میں گاڑھ دیتے ہیں اور فرشتوں کے ہاتھوں میں نیزے ہوتے ہیں۔ایک مکہ مکرمہ میں بیت اللہ شریف کے نزدیک، دوسرا مدینہ طیبہ میں روزہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نزدیک، تیسرا مسجد اقصیٰ کے نزدیک، چوتھا طور سینا کے نزدیک۔اور پھر جبرائیل ان فرشتوں کو فرماتے ہیں کہ اب زمین پر پھیل جاؤ تو وہ فرشتے پھیل جاتے ہیں، کوئی گھر کوئی مکان کوئی حجرہ کوئی کشتی ایسی نہیں رہتی جہاں کوئی مومن مرد یا مومنہ عورت ہو اور وہ فرشتے نہ داخل ہو جائیں مگر پانچ جگہوں پر یہ فرشتے نہیں جاتے۔جس گھر میں کوئی زانی ہو، شرابی ہو یا جس گھر میں کتا اور سور یا کوئی تصویر ہو۔پھر یہ اللہ کی تقدیس بیان کرتے ہیں اور دعا کرتے ہیں۔جب صبح کا وقت ہوتا ہے تو جبرائیل فرشتوں کو حکم فرماتے ہیں کہ اب واپس لوٹ چلو جب آسمان اول پر پہنچتے ہیں تو آسمان اول کے فرشتے پوچھتے ہیں کہ اے فرشتو کہاں سے آرہے ہو۔اور آج کی رات اللہ نے اپنی محبوب کی امت کے ساتھ کیا کاروائی فرمائی۔وہ بیان کرتے ہیں کہ آج کی رات اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب کی امت کے صالحین کو بخش دیا اور ان کی شفاعت سے گناہگاروں کو بھی بخشنے کا وعدہ فرمایا ہے۔اور جب وہ فرشتے سنتے ہیں تو خوش ہوتے ہیں اور وہ بھی اللہ کی تمہید و تسبیح بیان کرتے ہیں۔پھر یہی گفتگو تمام آسمانوں اور سدرۃ المنتہی پر ہوتی ہے۔یہاں تک کہ عرش رحمان بھی اس کی آواز کو سنتا ہے اور تسبیح بیان کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ عرش رحمان سے پوچھتا ہے کہ تو نے اپنی آواز کو کیوں بلند کیا تو وہ کہتا ہے کہ تو نے اپنے محبوب کی امت کو بخش دیا، تو اللہ تعالیٰ عرش رحمان کو جواب دیتا ہے کہ عرش رحمان سن میں نے اپنے محبوب کے لئے جو خلعتیں اور انعام رکھے ہیں وہ نہ کسی آنکھ نے دیکھے ہیں اور نہ کسی کان نے سنے ہیں اور نہ ہی کسی دل میں ان کا خیال ہو گزرا ہے۔

لیلۃ القدر کی نشانیاں

یہ وہ رات ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے چھپا لیا۔مگر اِس سے متعلق قرآن اور حدیث مبارکہ کے اندر کچھ ایسی نشانیاں ملتی ہیں جس سے پتہ چل جاتا ہے یہ رات کون سی ہے۔

سنن ابی داؤد میں حضرت عمر سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں لیلۃ القدر سے متعلق سوال عرض کیا گیا تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

ارشاد فرمایا کہ لیلۃ القدر رمضان المبارک کے آخری عشرہ میں ہوتی ہے۔

اِسی طرح مسلم شریف میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے بعض صحابہ کرام کو لیلۃ القدر رمضان مبارک کے آخری ہفتہ میں خواب میں دکھائی دی۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا کہ میں دیکھتا ہوں کہ میرے صحابہ کرام کے خواب لیلۃ القدر کے متعلق آخری ہفتے میں متفق ہو گئے اس لئے جو کوئی لیلۃ القدر کو تلاش کرے وہ رمضان المبارک کے آخری عشرہ میں تلاش کرے۔

بخاری شریف میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ لیلۃ القدر کو رمضان المبارک کے آخری عشرہ کی طاق راتوں میں تلاش کرو۔ جو بندہ ان پانچ راتوں میں شب بیداری کرے وہ لیلۃ القدر کو پالے گا۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی عادت مبارک تھی کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم درمیانی عشرہ میں اعتکاف کیا کرتے تھے۔ اور جب بیسویں کی رات گزر جاتی تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اعتکاف سے اٹھ کر اپنے گھر تشریف لے آتے اور جو جو لوگ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ساتھ اعتکاف میں بیٹھے ہوتے وہ بھی اعتکاف سے اٹھ کر اپنے اپنے گھروں کو لوٹ آتے۔ مگر ایک مرتبہ رمضان المبارک میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم دوسرے عشرہ میں اعتکاف میں بیٹھے اور تیسرے عشرہ کے شروع ہونے کے باوجود اعتکاف میں بیٹھے رہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ایک خطبہ ارشاد فرمایا کہ پہلے میں اس عشرہ میں اعتکاف کرتا تھا اب مجھے بتایا گیا ہے کہ میں آخری عشرہ میں اعتکاف کروں۔ اس لئے جو لوگ میرے ساتھ اعتکاف کر رہیں ہیں یا اعتکاف کرنا ہے تو وہ آخری عشرہ کے اندر اعتکاف کریں۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا مجھے آج کی رات لیلۃ القدر دکھائی گئی اور پھر بھلا دی گئی۔ میں نے آج رات خواب میں یہ بھی دیکھا کہ میں پانی اور مٹی کے اوپر سجدہ کر رہا ہوں۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالےٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اس رات بہت بادل چمکے اور بہت بارش ہوئی، یہاں تک کہ مسجد میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے مصلہ مبارک کے اوپر سے مسجد کی چھت ٹپکنے لگ گئی اور میں نے خود اپنی آنکھوں سے دیکھا کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم جب نماز فجر پڑھا کر فارغ ہوئے تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی پیشانی مبارک پانی اور مٹی سے بھری ہوئی تھی۔

حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالےٰ عنہ کا غلام: آپ کے غلام نے ایک مرتبہ عرض کی کہ آقا میری زندگی دریابانی (کشتی بانی) کرتے ہوئے گزر گئی مگر میں نے دریا کے پانی میں ایک حیرت انگیز چیز کو پایا جس کو میری عقل تسلیم نہیں کرتی، اس سے دریافت کیا گیا تو اس نے عرض کیا کہ آقا سال میں ایک رات ایسی آتی ہے جس میں دریا کا کڑوا اور کھارا پانی شہد کی مٹھاس میں تبدیل ہو جاتا ہے۔ حضرت عمرو بن العاص نے فرمایا کہ اچھا اب اگر تم اس رات کو پالو تو مجھے بتانا، کچھ عرصہ کے بعد وہی غلام دوبارہ ڈورتا ہوا آیا اور عرض کیا کہ آقا آج وہی رات ہے، اس رات میں دریا کا کڑوا اور کھارا پانی شہد کی مٹھاس میں تبدیل ہو چکا ہے۔ حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالےٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب میں نے اس رات کو غور کیا تو وہ رمضان کی ستائیسویں کی رات تھی۔

کونسی رات شب قدر

علامہ محدث دہلوی حضرت عبدالعزیز فرماتے ہیں کہ شب قدر رمضان شریف کی 27 ویں رات ہوتی ہے۔ اپنے بیان کی درستگی کے لئے انہوں نے دو طرح سے وضاحت فرمائی اولا یہ کہ لیلۃ القدر کا لفظ 9 حرفوں پر مشتمل ہے یہ کلمہ ساری سورہ قدر میں تین مرتبہ استعمال کیا گیا

ہے۔اسطرح 3 کو9 سے ضرب دینے سے 27 حاصل ہوتا ہے۔جواس بات کا غماز ہے کہ شب قدر 27ویں کو ہوتی ہے۔دوسری توجیہہ یہ پیش کرتے ہیں کہ یہ سورہ 30 الفاظ سے مزین ہے۔ستائیسواں کلمہ ھی ہے۔جس کا مرکز لیلۃ القدر ہے۔گویا خداوند عظیم کی طرف سے عقل مندوں اور خداوالوں کے لئے یہ اشارہ ہے کہ رمضان المبارک کی 27ویں کو شب قدر ہوتی ہے۔(تفسیر عزیزی ص259)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے:

میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ۔اگر مجھے معلوم ہو جائے کہ شب قدر کونسی رات ہے تو کیا دعا کروں؟ آپ ﷺ نے فرمایا اے اللہ تو معاف کرنے والا ہے اور معاف کرنے کو ہی پسند فرماتا ہے۔پس مجھے معاف فرمادے۔

تمام گناہ معاف

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا ''جس نے شب قدر میں ایمان اور نیتِ ثواب کے ساتھ قیام کیا اس کے پچھلے گناہ بخش دیئے جائیں گے۔''(صحیح البخاری)

ایک روایت میں ہے ''اس کے اگلے پچھلے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔''

شب قدر کے نوافل

۱۔ہر رکعت میں الحمد کے بعد اَلْهٰكُمُ التَّكَاثُرُ ایک مرتبہ اور قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ تین دفعہ پڑھے تو موت کی سختیوں میں آسانی ہوگی۔اور عذابِ قبر سے محفوظ رہے گا۔(نزہتہ المجالس/اول/۱۲۹)

۲۔دو رکعت نفل پڑھے کہ ہر رکعت میں الحمد شریف کے بعد قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ سات بار پڑھے۔سلام کے بعد سات دفعہ اَسْتَغْفِرُ اللّٰه پڑھے تو اپنی جگہ سے نہیں اٹھے گا کہ اس پر اور اس کے والدین پر رحمتِ خدا برسنی شروع ہو جائے گی۔(تفسیر یعقوب چرخی)

۳۔چار رکعت نفل اس طرح پڑھے کہ ہر رکعت میں الحمد شریف کے بعد اِنَّا اَنْزَلْنَاهُ ایک بار اور قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ستائیس بار پڑھے۔تو یہ شخص گناہوں سے ایسا پاک ہو جاتا ہے کہ گویا آج ہی اپنی ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا ہے۔اور اس کو اللہ کریم جنت میں ہزار محل عنایت فرمائے گا۔

۴۔دو رکعت نفل پڑھے کہ ہر رکعت میں الحمد شریف کے بعد اِنَّا اَنْزَلْنَاهُ ایک بار اور قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ تین بار پڑھے۔تو اللہ تعالیٰ اس کو شب قدر کا ثواب عطا فرمائے گا۔اور اس کو جنت میں مشرق سے مغرب تک ایک شہر عنایت فرمائے گا۔

۵۔چار رکعت نفل اس طرح پڑھے کہ ہر رکعت میں الحمد شریف کے بعد اِنَّا اَنْزَلْنَاهُ تین مرتبہ اور قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ پچاس مرتبہ پڑھے پھر نماز سے فارغ ہو کر سجدہ میں جا کر ایک دفعہ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اللّٰهُ اَكْبَرُ پڑھے۔اس کے بعد جو دعا مانگے قبول ہوگی۔اللہ تعالیٰ بے شمار نعمتیں عطا فرمائے گا اور اس کے سب گناہ بخش دے گا۔(فضائل الشہور،صفحہ ۴۵،الف)

اکیسویں شب ا۔پہلی شب قدر یعنی ماہ رمضان المبارک کی اکیسویں تاریخ بعد نماز عشاء وتراویح چار رکعت نفل نماز دو سلام سے پڑھے۔ہر رکعت میں بعد سورۃ الفاتحہ کے سورۃ قدر ایک مرتبہ اور سورۃ اخلاص ایک مرتبہ پڑھنی چاہیئے۔فضیلت: بعد سلام ستر مرتبہ درود شریف

پڑھے انشاءاللہ تعالیٰ اس نفل نماز کے پڑھنے والے کے حق میں فرشتے مغفرت کی دعا کریں گے۔

۲۔رمضان المبارک کی اکیسویں شب کو بعد نماز عشاء وتراویح دو رکعت نفل نماز پڑھے۔ ہر رکعت میں سورۃ الفاتحہ کے بعد سورۃ الاخلاص پڑھنی چاہیئے۔فضیلت: بعد سلام ستر مرتبہ استغفار پڑھے۔انشاءاللہ تعالیٰ اس نفل نماز اور شب قدر کی برکت سے باری تعالیٰ اس کی بخشش فرمائے گا۔

۳۔ماہِ رمضان کی اکیسویں تاریخ کو بعد نماز عشاء وتراویح اکیس مرتبہ سورۃ القدر پڑھنا بھی بہت افضل ہے۔

تیئسویں شب ا۔ماہ رمضان المبارک کی تیئسویں شب کو بعد نماز عشاوتراویح چار رکعت نفل نماز دو سلام سے پڑھے ہر رکعت میں سورۃ الفاتحہ کے بعد سورۃ الاخلاص تین مرتبہ پڑھنی ہے۔فضیلت: بعد سلام ستر مرتبہ درود شریف پڑھے،مغفرتِ گناہ کیلئے یہ نماز بہت ہی افضل ہے۔

۲۔تیئسویں شب قدر کو بعد نماز عشاء وتراویح آٹھ رکعت نفل نماز چار سلام سے پڑھنی ہے۔ ہر رکعت میں سورۃ الفاتحہ کے بعد سورۃ القدر ایک مرتبہ اور سورۃ الاخلاص ایک مرتبہ پڑھنی ہے۔فضیلت: بعد سلام کے ستر مرتبہ کلمۂ تمجید پڑھے اور اللہ تبارک وتعالیٰ سے اپنے گناہوں کی بخشش مانگے،اللہ تعالیٰ اس کے گناہ معاف فرما کر اس کی مغفرت فرمائے گا۔

۳۔تیئسویں شب قدر کو بعد نماز عشاء وتراویح ایک مرتبہ سورہ یٰسؔ اور سورہ رحمٰن کا ایک مرتبہ پڑھنا بے حد افضل ہے۔

پچیسویں شب ا۔ماہ رمضان المبارک کی پچیسویں تاریخ کی شب قدر کو بعد نمازِ عشاء وتراویح چار رکعت نفل نماز دو سلام سے پڑھے۔ ہر رکعت میں سوۃ فاتحہ کے بعد سورۃ القدر ایک مرتبہ اور پانچ مرتبہ سورۃ الاخلاص پڑھنی ہے۔فضیلت: بعد سلام کلمہ طیب ایک سو مرتبہ پڑھنا ہے۔ بارگاہِ ربّ العزت سے انشاءاللہ بے شمار عبادات کا ثواب ملے گا۔

۲۔پچیسویں شب قدر کو بعد نماز عشاء وتراویح چار رکعت نفل نماز دو سلام سے پڑھے،ہر رکعت میں سورۃ الفاتحہ کے بعد سورۃ القدر تین مرتبہ اور سورۃ الاخلاص تین مرتبہ پڑھنی ہے۔فضیلت: بعد سلام ستر مرتبہ استغفار پڑھے۔ یہ نفل نماز بخشش گناہ کیلئے نہایت افضل ہے۔

۳۔پچیسویں شب قدر کو بعد نماز عشاء وتراویح دو رکعت نفل نماز پڑھے ہر رکعت میں سورۃ الفاتحہ کے بعد سورۃ القدر ایک مرتبہ اور سورۃ الاخلاص پندرہ مرتبہ پڑھنی ہے۔فضیلت: بعد سلام ستر مرتبہ کلمہ شہادت پڑھنا ہے۔ یہ نفل نماز عذابِ قبر سے نجات کیلئے افضل ترین ہے۔

۴۔پچیسویں شب قدر کو بعد نماز عشاء وتراویح سات مرتبہ سورۃ الدخان پڑھنا افضل ہے۔ باری تعالیٰ اس سورۃ کے پڑھنے والے کو انشاءاللہ العزیز عذابِ قبر سے محفوظ رکھے گا۔ ۵۔پچیسویں شب قدر کو بعد نماز عشاء وتراویح سات مرتبہ سورۃ الفتح کا پڑھنا ہر مراد کے لئے افضل ترین عمل ہے۔

ستائیسویں شب ماہِ رمضان المبارک کی ستائیسویں شب قدر کی بڑی فضیلت ہے۔اس میں رات بھر جاگ کر عبادت میں مشغول رہے نوافل نماز اور قرآن شریف کے پڑھنے اور درود شریف کثرت سے پڑھنے میں اپنے آپ کو مشغول رکھیں۔اس رات کی عبادت کا ثواب شمار ہی نہیں۔

۱۔ستائیسویں شب قدر کو بعد نماز عشاء وتر اویح بارہ رکعت نفل نماز تین سلام سے پڑھیں ۔ ہر رکعت میں سورۃ فاتحہ کے بعد سورۃ قدر ایک مرتبہ اورسورۃ اخلاص پندرہ مرتبہ پڑھنی ہے ۔فضیلت : بعد سلام ستر مرتبہ استغفار پڑھیں ۔اللہ تعالیٰ اس نفل نماز پڑھنے والے کو انشاء اللہ العزیز انبیاء علیہم السلام کی عبادت کا ثواب دے گا۔

۲۔ستائیسویں شب قدر کو بعد نماز عشاء وتر اویح دو رکعت نفل نماز پڑھے ہر رکعت میں سورۃ فاتحہ کے بعد سورۃ قدر تین مرتبہ اور سورۃ اخلاص پانچ مرتبہ پڑھنی ہے ۔فضیلت : بعد سلام کے سورۃ اخلاص ستائیس مرتبہ پڑھ کر اپنے گناہوں کی مغفرت مانگے انشاءاللہ العزیز اس کے تمام پچھلے گناہ اللہ تعالیٰ معاف فرمادے گا۔

۳۔ستائیسویں شب قدر کو بعد نماز عشاء وتر اویح چار رکعت نفل نماز دو سلام سے پڑھنی ہے ۔ ہر رکعت میں سورۃ فاتحہ کے بعد سورۃ التکاثر ایک مرتبہ اور سورۃ اخلاص تین مرتبہ پڑھنی ہے ۔فضیلت : باری تعالیٰ اس نفل نماز پڑھنے والے پر سے موت کی سختی آسان کرے گا۔ انشاءاللہ العزیز اس پر سے عذاب قبر بھی معاف ہو جائے گا۔

۴۔ستائیسویں شب قدر کو بعد نماز عشاء وتر اویح دو رکعت نفل نماز پڑھے ۔ ہر رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد سورۃ اخلاص سات مرتبہ پڑھنی ہے ۔فضیلت : بعد سلام ستر مرتبہ یہ تسبیح استغفار پڑھے : اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ الْعَظِیْم الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْم وَ اَتُوْبُ اِلَیْہِ ۔انشاءاللہ العزیز اس نفل نماز کو پڑھنے والا اپنے مصلے سے اٹھنے بھی نہ پائے گا کہ باری تعالیٰ عزوجل اس کے اور اس کے والدین کے گناہ معاف فرما کر مغفرت عطا فرمائے گا۔مغفرت کیلئے یہ نماز افضل ہے ۔

۵۔ستائیسویں شب قدر کو بعد نماز عشاء وتر اویح دو رکعت نفل نماز پڑھے ۔ ہر رکعت میں سورۃ فاتحہ کے بعد سورۃ الم نشرح ایک مرتبہ اور سورۃ اخلاص تین مرتبہ پڑھنی ہے ۔

۶۔محبوب یزدانی حضرت سید اشرف جہانگیر سمنانی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں ، دو رکعت نماز کی دونوں رکعتوں میں فاتحہ کے بعد تین بار اخلاص پڑھے ،سلام کے بعد یہ دعا پڑھے ، سُبْحَانَ اللّٰہِ وَ الْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَ اللّٰہُ اَکْبَرُ سُبْحَانَكَ یَا عَظِیْمُ یَا عَظِیْمَ اِغْفِرْلِیَ الذُّنُوْبِ الْعَظِیْمِ فضیلت : بعد سلام ستائیس مرتبہ سورۃ قدر پڑھے ،یہ نماز بے شمار عبادات کے ثواب کیلئے افضل ہے ۔

(ماخوذ از : فتاویٰ شامی ، فتاویٰ رضویہ ، بہار شریعت)

۷۔ستائیسویں شب کو بعد نماز عشاء وتر اویح چار رکعت نفل نماز پڑھے ، ہر رکعت میں سورۃ فاتحہ کے بعد سورۃ القدر تین مرتبہ سورۃ الاخلاص پچاس مرتبہ پڑھنی ہے ۔فضیلت : بعد سلام سجدہ میں ایک مرتبہ یہ کلمات پڑھے :۔ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَ الْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَ اللّٰہُ اَکْبَرُ ط اس کے بعد جو حاجت دنیاوی یا دینی مانگے انشاءاللہ تعالیٰ بارگاہِ الٰہی میں قبول ہوگی ۔

۸۔ستائیسویں شب قدر کو بعد نماز عشاء وتر اویح سورۃ حٰم پڑھے ۔ یہ عذابِ قبر سے نجات اور مغفرت گناہ کیلئے افضل ہے ۔

۹۔ستائیسویں شب قدر کو بعد نماز عشاء وتر واویح سات مرتبہ سورۃ الملک کا پڑھنا مغفرت گناہ کیلئے نہایت افضل ہے ۔

۱۰۔ستائیسویں شب قدر کو اس دعا کو کثرت سے پڑھیں ۔

انتیسویں شب،۱۔قدر کو بعد نمازِ عشاء وتراویح چار رکعت نفل نماز دوسلام سے پڑھنی ہے ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورہ القدر اور سورۂ اخلاص تین مرتبہ پڑھنی ہے۔فضیلت: بعد سلام کے ستر مرتبہ سورۃ الم نشرح پڑھے۔ یہ نفل نماز کامل ایمان کیلئے افضل ہے۔انشاء اللہ اس کے پڑھنے والے کو دنیا سے مکمل ایمان کے ساتھ اٹھایا جائے گا۔

۲۔انتیسویں شب قدر کو بعد نمازِ عشاء وتراویح چار رکعت نفل دوسلام سے پڑھے۔ ہر رکعت میں سورہ الفاتحہ کے بعد سورۃ القدر ایک مرتبہ اور سورۃ الاخلاص پانچ مرتبہ پڑھنی ہے۔فضیلت: بعد سلام کے ایک سو مرتبہ درود شریف پڑھنا ہے،انشاء اللہ العزیز اس کے پڑھنے والے کو باری تعالیٰ بخشش گناہ اور مغفرت عطا کرے گا۔

۳۔انتیسویں شب قدر کو سات مرتبہ سورۃ الواقعہ پڑھے یہ ترقی رزق کیلئے افضل ہے۔

نوٹ: ہر شب قدر میں صلوٰۃ التسبیح ضرور پڑھی جائے۔

حضرت شیخ ابوالحسن عراقی رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے کہ جب سے میں بالغ ہوا ہوں،الحمدللہ کبھی ایسا نہیں ہوا کہ میں نے سب قدر کو نہ دیکھا ہو۔

گر پہلا روزہ پیر کا ہوتو ۲۱ شب قدر ہوگی۔

اگر پہلا روزہ ہفتہ کا ہوتو ۲۳ شب قدر ہوگی۔

اگر پہلا روزہ جمعرات کا ہوتو ۲۵ شب قدر ہوگی۔

اگر پہلا روزہ منگل یا جمعہ کا ہوتو ۲۷ شب قدر ہوگی۔

اگراتوار یابدھ کو پہلا روز ہوتو ۲۹ شب قدر ہوگی۔

(جناب حافظ علی رضا صاحب)